مغربی سائنس کی فقہی تعاقب

پہلی قسط: انسانی کلوننگ کی شرعی حیثیت

مفتی نعمت اللہ حقانیؔ

جامعہ المرکز الاسلامی بنوں

پیش کردہ ایبٹ آباد فقہی سیمنار

آج کل دنیا بھر میں ایک نئی سائنسی بحث شروع ہوگئی ہے اور خصوصاً یورپ اور امریکہ میں تو ایک بھونچال آگیا ہے۔ کلون ٹیکنالوجی درحقیقت مغربی سائنسدانوں کی فطرت کے خلاف ایک نیا محاذ ہے۔ یورپ میں خاص کر بہت شدت سے اس کی مخالفت اور موافقت میں بحث جاری ہے۔ لیکن مشرق میں اس قدر اہم اور سنجیدہ موضوع پر شرعی نقطہ نظر سے کوئی پیش رفت نہیں ہوئی ہے کسی زمانے میں مغرب ایک جغرافیہ کا نام تھا اب ایک ذہنیت کا نام ہے۔ اس ذہنیت نے خدا کا انکار کیا، مذہب کا انکار کیا اور نام نہاد انسان پرستی کو اپنا شعار بنایا۔ لیکن جعلی انسان پرستی زیادہ عرصہ نہ چل سکی اس کے بیخ وبند بہت جلد اجڑ کر رہ گئے۔ یہ عمل بھی اب اپنے آخری مراحل میں خدا اور مذہب کو مسترد کرنے والی ذہنیت بالآخر انسان کو بری طرح رد کر رہی ہے اس کی تازہ ترین صورت مغرب میں جنیات (Genetics) کے شعبے میں ہونے والی پیش رفت ہے۔ جس کے تحت بھیڑ اور بندر بنائے گئے اور اب انسان کی خمیر سے انسان سازی کے بارے میں سوچا جارہا ہے سائنس اور ٹیکنالوجی کے شعبے میں ہونے والی اس پیش رفت نے پوری دنیا میں ایک ہنگامہ برپا کر دیا ہے۔ اور بحث اور تمحیص کے ہزار نئے دروازے کھول دیئے ہیں اس معاملے کا نہ صرف یہ کہ مذہبی اور اخلاقی نقطہ نظر سے جائزہ لیا جارہا ہے بلکہ مذہب اور اخلاق سے قطع نظر کرتے ہوئے بھی اس کے امکانات اور مضمرات کا اندازہ لگانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ پیش نظر مقالہ ایبٹ آباد فقہی کانفرنس میں پیش کیا گیا جو اپنی موضوع پر ایک منفرد اور جامع تحقیق ہے جو جامعہ المرکز الاسلامی کے مدرس ونگران شعبۂ افتاء مولانا مفتی نعمت اللہ حقانی کے کاوش کا نتیجہ ہے اس میں مولانا موصوف نے انسانی کلون پر فقہی اور سائنسی تحقیق بیان کی ہے جو یقیناً صد تحسین لائق ہے اور یہ مقالہ اس سلسلے کی ایک مضبوط کڑی ہے اس دفعہ قارئین کے استفادہ کے لئے پیش خدمت ہے امید ہے کہ قارئین حضرات حظ وافر حاصل کریں گے۔ اور اس پر اپنی رائے وتجاویز سے ہمیں مطلع کریں گے یہ مقالہ بحیثیت مجموعی کلوننگ کو تین اہم شاخوں میں تقسیم کی گیا ہے۔ اسے عنوانات کے ذیل میں ملاحظ کریں۔......... ادارہ

نمبر شمار:	ذیلی عنوانات	نمبر شمار:	ذیلی عنوانات
۱۔	مالیکیولز کلوننگ	۱۶۔	ممالیہ کی کلوننگ اور کامیابی کی شرح
۲۔	سیل کلوننگ	۱۷۔	کلون کی شرح پیدائش

۳۔ جنین کلوننگ
۴۔ کلوننگ کے ممکنہ نقصانات اور مضرات حقائق کی نظر میں
۵۔ مصر کے ممتاز عالم دین جامعۃ الازھر کے پروفیسر عبدالمطیع
۶۔ صدر کلنٹن کے ہنگامی اقدام
۷۔ عیسائیوں کے پیشوا پوپ جان پال
۸۔ بالی ووڈ میں پریس کانفرنس
۹۔ سائنسی ماہرین کارد عمل
۱۰۔ مختلف ماہرین کارد عمل
۱۱۔ وائٹ ہاؤس کے جانب سے کلونیڈ کے اعلان پر رد عمل
۱۲۔ عیسائی مذہب کے پیشواؤں کا کلوننگ کے خلاف رد عمل
۱۳۔ مذہبی، اخلاقی، سرکاری اور عالمی حلقوں کارد عمل
۱۴۔ کلوننگ کے خلاف سائنسی و تکنیکی دلائل
۱۵۔ کلون جنین کی تیاری میں مشکلات
۱۸۔ کلون کی صحت
۱۹۔ ارتقائی صورت حال
۲۰۔ اخلاقی کراؤٹ
۲۱۔ خاندانی انتشار
۲۲۔ مذہبی دلائل
۲۳۔ کلوننگ کے امکانی فوائد اور مجوزین کے دلائل
۲۴۔ دلائل عدم جواز۔ جواز پر دلیلوں کے جوابات
۶۵۔ انسانوں میں حیوانی اور بہیمتی صفات کا پیدا ہونا
۲۶۔ انسانی کلون اور ضیاع نسب
۲۷۔ کلوننگ فقہی قواعد کی رو سے
۲۸۔ کلوننگ کے بارے میں علمائے امت کی تحقیق
۳۹۔ کلوننگ انسانی تخلیق کے تدبیر ہے۔ تخلیق نہیں
۳۰۔ خلاصہ البحث ۳۱۔ المراجع والمصادر۔

(۲) مالیکیولر کلوننگ: (Moleculer Cloning)

اس میں مالیکیول کے سائز کے جینز کی سائنسی تحقیق کی جاتی ہے اور کلوننگ کے ذریعے سائنسدان ان مالیکیولز کی لاکھوں کاپیاں بناتے ہیں تاکہ ان کے پاس تجربات کے لئے وافر مقدار میں مذکورہ چیز موجود ہوں۔

(۳) سیل کلوننگ: (Cell Cloning)

اس شعبے میں کلوننگ کے ذریعے سیلز کے مختلف خاندانوں کی افزائش کی جاتی ہے اور بعد میں ان کے مختلف حالات کا مطالعہ اور سائنسی تجزیہ کیا جاتا ہے۔

(۴) جنین کلوننگ: (Embryo Cloning)

یہ جنین کی ابتدائی ارتقاء سے متعلق ہے اور نیوکلیائی طریقے سے ان کی منتقلی اور افزائش کی جاتی ہے اور اس کو مختلف مدارج سے گزار کر ایک نیا جسم وجود میں لایا جاتا ہے۔ زیر نظر مقالہ میں کلوننگ کے اسی پہلو سے بحث کی گئی ہے۔

(۵) کلوننگ کے ممکنہ نقصانات اور مضرات حقائق کی نظر میں:

سائنس وٹیکنالوجی کی اتنی بڑی سائنسی کامیابی یا ''ممکنہ اخلاقی ناکامی'' کی ترقی بے مہار پر ماہرین عمرانیات وبشریات کوتشویش لاحق ہوچکی ہے۔اور یہ تشویش بجا ہے کیونکہ زندہ ضمیر والے لوگ اور اخلاق کو اہمیت دینے والے افراد اس خوش فہمی میں تو مبتلا ہوسکتے ہیں کہ یہ ٹیکنالوجی غلط طور پر استعمال نہیں کی جائے گی لیکن یہ ایسا ہی ہے جیسے الفریڈ نوبل نے خود جو چیز ''ڈائنامائیٹ'' مثبت مقاصد کے لئے بنائی تھی اسے غلط طور پر استعمال کیا جانے لگا۔اگر کلون ٹیکنالوجی غیر ذمہ دار افراد کے ہاتھوں میں کھلونا بن گئی تو سماجی اور اخلاقی اقدار کا جنازہ اُٹھ جائے گا۔چنانچہ یہاں چند مفکرین، علماء، سائنسدانوں اور غیر مذہبی سماجی دانشوروں کی آراء پیش کی جارہی ہے۔

(۶) مصر کے ممتاز عالم دین جامعۃ الازھر کے پروفیسر عبدالمطیع:

پروفیسر عبدالمطیع نے انسانی کلوننگ کی ٹیکنالوجی کو مسترد کردیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ انسانی کلوننگ پر تحقیق بند کردی جائے کیونکہ اس کے نقصانات فوائد سے زیادہ ہے۔اس ریسرچ کے نتیجے میں جو کچھ ہوگا وہ اسلامی قانون، نظریہ اور اخلاقیات کے منافی ہے اور اس سے انسانیت کو فائدہ نہیں پہنچے گا۔انہوں نے کہا ہے کہ جو چیز نقصان دہ ہو وہ حرام ہے اور اب تک جنیاتی انجنیئر نگ اور کلوننگ کے جو نقصانات سامنے آئے ہیں وہ اس کے فوائد سے زیادہ ہے انہوں نے مزید کہا ہے کہ اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ سائنس کے ذریعے جرائم پیشہ افراد اور فراعین مصر کے کلون نہیں بنائے جائیں گے۔

(۷) صدر کلنٹن کے ہنگامی اقدام:

سائنس کی اس کامیابی کے نتیجے میں جو پریشان کن صورت حال سامنے آئی ہے صدر کلنٹن کے ہنگامی اقدامات سے اس کا اندازہ ہوتا ہے انہوں نے معاملات کی سختی سے نوٹس لیتے ہوئے حکم دیا ہے کہ انسانی کلون بنانے کی تحقیق پر حکومتی فنڈ صرف کرنا ممنوع قرار دیا جائے۔

(۸) عیسائیوں کے پیشوا پوپ جان پال:

پوپ جان پال نے کلون تیار کرنے کی خبر پر سخت تشویش اور بے چینی ظاہر کی ہے انہوں نے بیس ہزار افراد کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم انسانی زندگی کے احترام کو خطرناک تجربات کا نشانہ بنتے دیکھ کر اس صورت حال پر غور کررہے ہیں۔ انہوں نے دنیا کے تمام ممالک سے کہا ہے کہ وہ انسانوں کے کلون بنانے پر پابندی کے سخت قوانین بنائیں۔ ۱۹۹۷ء میں ویٹی کن سٹی کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے یہ فیصلہ سنایا کہ غیر جنسی عمل کے ذریعے انسانی حیات حاصل کرنا اخلاقیات کے منافی ہے یہ شادی کے بندھن کا وقار پامال کرنے کے مترادف ہے۔

(۹) ہالی ووڈ میں پریس کانفرنس: (کلوننگ کی تاریخی پس منظر)

انسانی کلوننگ: (خصوصی رپورٹ)

مذہبی، اخلاقی، سرکاری، اور عالمی حلقوں کا ردعمل:۔

کلوننگ کے خلاف سائنسی اور تکنیکی دلائل:۔

رائلئین فرقہ، انسانی کلوننگ اور حالات کا تجزیہ:۔

جمعہ ۲۷ دسمبر ۲۰۰۲ء کی صبح ساڑھے نو بجے (پاکستانی وقت کے مطابق شام کے ساڑھے سات بجے) ہالی ووڈ کی فلم نگری میں ایک پرہجوم پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے عیسائی فرقے رائلئین (Realians) کی بشپ اور اسی فرقے کے زیر پرستی قائم شدہ کمپنی ''کلونیڈ'' کے سائنٹیفک ڈائریکٹر، بریجیٹ بوئسلیئر نے اعلان کیا کہ ان کے ادارے نے پہلا انسانی کلون پیدا کرنے میں کامیابی حاصل کرلی ہے۔دیگر تفصیلات کے مطابق یہ ایک بچی ہے جسے ۳۱ سالہ (بعض ذرائع کے مطابق ۳۰ سالہ) بے اولاد امریکی خاتون سے حاصل شدہ ڈی این اے سے کلون کیا گیا ہے۔جب کہ اس بچی کو کسی اور خاتون نے جنم دیا ہے کلونیڈ کے ترجمان نیڈین گیری نے صحافیوں کو بتایا کہ کلون شدہ بچی کی پیدائش جمعرات ۲۶ دسمبر ۲۰۰۲ء کے روز دوپہر گیارہ بج کر ۵۵ منٹ پر امریکہ سے باہر کسی جگہ ہوئی تاہم جب صحافیوں نے اس ملک اور مقام کے بارے میں استفسار کیا تو انہوں نے کچھ بتانے سے انکار کردیا بوئسلیئر نے پریس کانفرنس کو بتایا کہ فی الحال ان کے ادارے نے اس کلون بچی کو پیار سے ''حوا'' (Eve) کا نام دیا ہے ان کا کہنا تھا کہ بچی کی پیدائش ''سیزیرئین سیکشن'' سے ہوئی ہے جسے پاکستان میں بڑا اپریشن بھی کہا جاتا ہے۔ان کے مطابق وہ بچی بالکل صحت مند ہے اور اس میں کوئی نقص نہیں ہے۔پیدائش کے وقت اس کا وزن ۷ پونڈ تھا اور اس کا پورا گھرانہ اس کی کامیابی پر بہت خوش ہے۔بچی کی دادی کہتی ہے کہ وہ بالکل اپنی ماں پر گئی ہے اسے تین دن میں گھر بھیج دیا جائے گا (گھرانہ دادی ماں؟ چہ معنی دارد؟)

بوئسلیئر نے حاضرین کو متنبہ کرتے ہوئے کہا ''یہ یادرکھنا ضروری ہے کہ ہم ایک بچی کے بارے میں بات کررہے ہیں...... مجھے امید ہے کہ آپ بھی اس بارے میں بات کرتے وقت یہ خیال رکھیں گے کہ وہ ایک انسان ہے بچی ہے کوئی عفریت نہیں اور نہ ہی وہ کسی گھناونے فعل کا نتیجہ ہے۔حیرت انگیز طور پر اس کانفرنس میں جس کا مقصد انسانی تاریخ کے ایک اہم ترین دعوے کا اعلان کرنا تھا۔کلونیڈ کی جانب سے کوئی تصویر نہیں دکھائی گئی اور نہ ہی سائنسی نوعیت کے کوئی اعداد وشمار اس موقع پر پیش کئے گئے بوئسلیئر نے وہی تکنیک استعمال کرتے ہوئے انسانی کلوننگ میں کامیابی حاصل کی ہے جس کی مدد سے ڈولی (بھیڑ) ۱۹۹۷ء میں کلوننگ کی گئی تھی اس امر کے ثبوت میں کلونیڈ کی جانب سے ایک مبہم تصویر جاری کی گئی جس میں خلوی تقسیم کے دوران جنین کی ابتدائی تشکیل دکھائی گئی تھی۔بتایا گیا کہ یہ تصویر اسی تجربے کی ہے جس سے اس کلون شدہ بچی نے جنم لیا ہے۔تاہم اس تصویر پر بھی کوئی تصویر موجود نہیں ہے۔پریس کانفرنس کے موقع پر اے بی سی نیوز کے سابق سائنس ایڈیٹر اور ماہر طبیعیات مائکل گیلن نے کہا کہ رائلئین فرقے کی جانب سے انہیں اس دعوے کی آزادانہ تصدیق کی غرض سے آزمائشوں میں مدد دینے کے لئے بلایا گیا تھا تاہم ان کا اس فرقے سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی اس تعاون کے لئے انہوں نے کوئی معاوضہ لیا ہے انہوں نے بوئسلیئر کی جانب سے اس یقین دہانی کے بعد اس معاملے میں رضامندی ظاہر کی ہے کہ وہ

کلونیڈ کے لئے رائلیین فرقے کی جانب سے کسی بھی مالی معاونت یا مالی سرپرستی کی انہوں نے مکمل طور پر تردید کی کلونیڈ کی سائنٹفیک ڈائریکٹر بریجیٹ بوئسلیئر جن کا تعلق فرانس سے ہے کیمیا کے شعبے میں پی ایچ ڈی کی دوہری اسناد کی دعویدار ہیں۔ کلونیڈ میں آنے سے پہلے وہ فرانس میں طبی اور صنعتی استعمال کے لئے مختلف گیسیں فراہم کرنے والی کمپنی ایئرلیکوڈ گروپ سے بطور مارکیٹنگ ڈائریکٹر وابستہ تھی کئی خبروں میں انہیں مذکورہ فرانسیسی ادارے کا ڈائریکٹر ریسرچ بھی بتایا گیا ہے تاہم یہ ایک حقیقت ہے کہ ذاتی طور پر حیاتیات، جنیاتی انجینیر نگ اور تناسلی حیاتیات (Repordutive Biology) کوئی پس منظر نہیں رکھتیں۔

(۱۰) سائنسی ماہرین کا ردعمل:

کلونیڈ کی جانب سے پہلے انسانی کلون کی کامیاب پیدائش کے اعلان کے ساتھ ہی معاشرے کے مختلف حلقوں سے تعلق رکھنے والے افراد کی جانب سے زبردست ردعمل دیکھنے میں آیا جس کی نوعیت بیک وقت سائنسی بھی تھی، اخلاقی بھی، سیاسی اور معاشرتی بھی اکثریت نے اس دعوے کو تسلیم کرنے سے انکار کیا ہے۔

تاہم چونکہ انسانی کلوننگ کا براہ راست تعلق افزائش نسل کی سائنس سے ہے۔ لہٰذا مناسب ہوگا کہ پہلے سائنس دانوں اور ماہرین کا ردعمل پیش کیا جائے ایک عمومی اور نہایت اہم اعتراض جو کلونیڈ کے حالیہ دعوے کے فوراً بعد سامنے آیا وہ یہ تھا کہ اس ادارے کی جانب سے انسانی کلوننگ کے دعوے کے ثبوت میں کوئی شہادت سرے سے پیش ہی نہیں کی گئی یعنی ایسی کوئی شہادت جس کی بنیاد پر اس دعوے کو معمولی سطح پر بھی سنجیدہ سائنسی حلقوں کی جانب سے کوئی اہمیت دی جاسکے مذکورہ اعلان سے قبل کلونیڈ کی جانب سے کوئی ایک تحقیقی مقالہ بھی دنیا کے کسی تحقیقی جریدے میں شائع نہیں ہوا جب کہ ماضی میں اس ادارے کے ریکارڈ پر ایسا کوئی معتبر واقعہ نہیں ہے جسے جواز بنا کر اس کے حالیہ دعوے پر رتی بھر اعتبار بھی کیا جاسکے۔ آج دنیا بھر میں کسی بھی نئے سائنسی نظریئے، دریافت، ایجاد، اختراع یا تجربے کو معتبر تسلیم کرنے کے لئے ایک متعین اور واضح اصول موجود ہے جس سے ہٹ کر کہی گئی کوئی بھی بات مشکوک قرار دی جاتی ہے مطلب یہ کہ کسی بھی نئی تحقیق کا (خواہ وہ بہت معمولی نوعیت ہی کیوں نہ ہو) کسی ''پرائمری ریسرچ جرنل'' (یعنی بنیادی تحقیقی جریدے) میں شائع ہوجانا یا کم ازکم اشاعت کے لئے منظور ہوجانا اولین شرط ہے کلونیڈ کا دعویٰ اس شرط کو کسی بھی طرح سے پورا نہیں کرتا۔

(۱۱) مختلف ماہرین کا ردعمل:

اطاولی ماہر تولید سیویر ینوا ینٹی نوری نے جن کا دعویٰ تھا کہ پہلا انسان کلون جنوری ۲۰۰۳ء میں پیدا ہوجائے گا اور جنہیں انسانی کلوننگ کی دوڑ میں اب تک سب سے معتبر دعویدار بھی خیال کیا جارہا ہے نہایت سخت الفاظ میں کلونیڈ کے دعوے پر ردعمل ظاہر کیا ہے۔ اس نوعیت کی اعلانات کی کوئی سائنسی ضد نہیں ہے اس سے ابہام پیدا ہونے کا شدید خطرہ ہے یہ (خبر) بیک وقت مضحکہ خیز بھی ہے اور تشویشناک بھی کیونکہ اس کی وجہ سے لوگوں کی نظر میں سنجیدہ سائنسی تحقیق کرنے والے اور غیر سنجیدہ دعویدار خلط ملط ہوکر رہ گئے ہیں ہم

کلونیڈ کے لئے رائلیین فرقے کی جانب سے کسی بھی مالی معاونت یا مالی سرپرستی کی انہوں نے مکمل طور پر تردید کی کلونیڈ کی سائنٹفیک ڈائریکٹر بریجیٹ بوئسلیئر جن کا تعلق فرانس سے ہے کیمیا کے شعبے میں پی ایچ ڈی کی دوہری اسناد کی دعویدار ہیں۔کلونیڈ میں آنے سے پہلے وہ فرانس میں طبی اور صنعتی استعمال کے لئے مختلف گیسیں فراہم کرنے والی کمپنی ائیرلیکوڈ گروپ سے بطور مارکیٹنگ ڈائریکٹر وابستہ تھی کئی خبروں میں انہیں مذکورہ فرانسیسی ادارے کا ڈائریکٹر ریسرچ بھی بتایا گیا ہے تاہم یہ ایک حقیقت ہے کہ ذاتی طور پر حیاتیات، جنیاتی انجنیئر نگ اور تناسلی حیاتیات (Repordutive Biology) کوئی پس منظر نہیں رکھتیں۔

(۱۰) سائنسی ماہرین کا ردعمل:

کلونیڈ کی جانب سے پہلے انسانی کلون کی کامیاب پیدائش کے اعلان کے ساتھ ہی معاشرے کے مختلف حلقوں سے تعلق رکھنے والے افراد کی جانب سے زبردست ردعمل دیکھنے میں آیا جس کی نوعیت بیک وقت سائنسی بھی تھی، اخلاقی بھی، سیاسی اور معاشرتی بھی اکثریت نے اس دعوے کو تسلیم کرنے سے انکار کیا ہے۔

تاہم چونکہ انسانی کلوننگ کا براہ راست تعلق افزائش نسل کی سائنس سے ہے۔لہٰذا مناسب ہوگا کہ پہلے سائنس دانوں اور ماہرین کا ردعمل پیش کیا جائے ایک عمومی اور نہایت اہم اعتراض جو کلونیڈ کے حالیہ دعوے کے فوراً بعد سامنے آیا وہ یہ تھا کہ اس ادارے کی جانب سے انسانی کلوننگ کے دعوے کے ثبوت میں کوئی شہادت سرے سے پیش ہی نہیں کی گئی یعنی ایسی کوئی شہادت جس کی بنیاد پر اس دعوے کو معمولی سطح پر بھی سنجیدہ سائنسی حلقوں کی جانب سے کوئی اہمیت دی جاسکے مذکورہ اعلان سے قبل کلونیڈ کی جانب سے کوئی ایک تحقیقی مقالہ بھی دنیا کے کسی تحقیقی جریدے میں شائع نہیں ہوا جب کہ ماضی میں اس ادارے کے ریکارڈ پر ایسا کوئی معتبر واقعہ نہیں ہے جسے جواز بنا کر اس کے حالیہ دعوے پر رتی بھر اعتبار بھی کیا جاسکے۔آج دنیا بھر میں کسی بھی نئے سائنسی نظریئے، دریافت، ایجاد، اختراع یا تجربے کو معتبر تسلیم کرنے کے لئے ایک متعین اور واضح اصول موجود ہے جس سے ہٹ کر کہی گئی کوئی بھی بات مشکوک قرار دی جاتی ہے مطلب یہ کہ کسی بھی نئی تحقیق کا (خواہ وہ بہت معمولی نوعیت ہی کیوں نہ ہو) کسی ''پرائمری ریسرچ جرنل'' (یعنی بنیادی تحقیقی جریدے) میں شائع ہو جانا یا کم از کم اشاعت کے لئے منظور ہو جانا اولین شرط ہے کلونیڈ کا دعویٰ اس شرط کو کسی بھی طرح سے پورا نہیں کرتا۔

(۱۱) مختلف ماہرین کا ردعمل:

اطالوی ماہر تولید سیویر ینوا اینٹی نوری نے جن کا دعویٰ تھا کہ پہلا انسان کلون جنوری ۲۰۰۳ء میں پیدا ہو جائے گا اور جنہیں انسانی کلوننگ کی دوڑ میں اب تک سب سے معتبر دعویدار بھی خیال کیا جا رہا ہے نہایت سخت الفاظ میں کلونیڈ کے دعوے پر ردعمل ظاہر کیا ہے۔اس نوعیت کی اعلانات کی کوئی سائنسی ضد نہیں ہے اس سے ابہام پیدا ہونے کا شدید خطرہ ہے یہ (خبر) بیک وقت مضحکہ خیز بھی ہے اور تشویشناک بھی کیونکہ اس کی وجہ سے لوگوں کی نظر میں سنجیدہ سائنسی تحقیق کرنے والے اور غیر سنجیدہ دعویدار خلط ملط ہو کر رہ گئے ہیں ہم

کوئی بھی اعلان کئے بغیر اپنا کام جاری رکھتے ہیں میں (بیانات) اس دوڑ میں شامل نہیں ہوں انسانی کلوننگ کی دوڑ کے ایک اور سابقہ شریک قبرصی نژاد امریکی ماہر فعلیات ڈاکٹر پانوس زاودس کہتے ہیں جہاں تک اس بچی (کلون) کی پیدائش کا تعلق ہے تو اس بارے میں کوئی واقعہ، کوئی شہادت کسی قسم کی کوئی ظاہری علامت غرض کوئی بھی چیز پیش نہیں کی گئی جسے قابل اعتبار سائنسی ثبوت کا درجہ دیا جاسکے یہ اعلان محض لفاظی ہے اور کچھ نہیں۔

(۱) ایڈوانسڈ سیل ٹیکنالوجی (ACT) کے ڈاکٹر لینزا جنہوں نے ۲۰۰۱ء کے اختتام پر ۶ خلیات پر مشتمل انسانی جنین کی کلوننگ میں کامیابی حاصل کر کے عالمی سطح پر شہرت حاصل کی تھی وہ بھی اس دعوے کو شک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ کسی بھی طرح کے سائنسی ڈیٹا (معلومات اور اعداد و شمار) کے بغیر کوئی بھی اس پر بہت بہت شک کر سکتا ہے اس گروپ کے پاس (کلوننگ کے ضمن میں) ماضی کا کوئی ریکارڈ موجود نہیں ہے اور نہ اس میدان میں ان کا کوئی ایک تحقیقی مقالہ ہی شائع ہوا ہے ان کے پاس اس شعبے میں تحقیق کا کوئی سابقہ تجربہ بھی نہیں ہے دراصل انہوں نے کبھی ایک چوہا یا ایک خرگوش تک کلون نہیں کیا میں یہ بھی کہوں گا کہ یہ ہولناک اور سائنسی اعتبار سے غیر ذمہ دارانہ فعل ہے تاہم میں اتنا ضرور اضافہ کروں گا کہ ہمیں اس دعوے کو فوری طور پر مسترد کرنا نہیں چاہئے میرا خیال ہے کہ ہمارے پاس اس وقت بھی انسانی جنین (ایمبریو) کلون کے لئے درکار ٹیکنالوجی موجود ہے اور ممکن ہے کہ یہ انسانی کلوننگ سائنسدانوں کے خیال سے زیادہ آسان ہو۔ میں مائیکل گیلن سے واقف ہوں (جو کلونیڈ کے دعوے کی جداگانہ طور پر تصدیق کروائیں گے) اور مجھے ان کی پیش کردہ ڈیٹا پر اعتماد ہوگا۔

(۲) موناش یونیورسٹی ملبورن (آسٹریلیا) کے تحقیق کار میں ٹراؤنسن نے جمعہ ۲۷ دسمبر کو روز (سڈنی مارننگ ہیرلڈ) میں انسانی کلوننگ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا۔ ''مجھے یقین ہے کہ اس گروپ (کلونیڈ) کے پاس انسانی کلوننگ کے نئے درکار مہارت موجود نہیں ہے۔ علاوہ ازیں میں ماضی میں بھی تقریباً ہر وہ بات جس کا انہوں نے دعویٰ کیا تھا سائنسی تحقیق سے ثابت نہیں ہوسکی۔

(۳) ڈاکٹر مارک ہیوک ہیوسن جو ٹیکساس اے اینڈ ایم یونیورسٹی سے وابستہ (کلوننگ) کے ماہر ہیں اور گائے بکریاں اور بلی کلون کر چکے ہیں کلونیڈ کے دعوے سے خاصی حد تک متفق دکھائی دیتے ہیں اس کلوننگ کی وضاحت کے لئے سینکڑوں شائع شدہ تحقیقی مقالہ جات موجود ہیں۔ بنیادی تکنیک اور متعلقہ ضابطہ ہائے کار علم میں آچکے ہیں ایسے متعدد لوگ ہے جن کے پاس انسانی کلوننگ کے اس کام کے لئے درکار مہارتیں موجود ہیں مگر اس یونیورسٹی کے ڈاکٹر جون ہل جو گایوں کی کامیاب کلوننگ بھی کر چکے ہیں اپنے تجربے کی روشنی میں ان سے اختلاف کرتے ہیں پیدائش کے وقت بظاہر صحت مند دکھائی دینے والے جانوروں میں بھی بعد ازاں مسائل پیدا ہو جاتے ہیں ان کے جگر، پھیپھڑے، دل اور خون کی نالیاں پیدائش کے بعد اکثر معمول پر نہیں رہتیں۔

(۴) ایم آئی ٹی میں وائٹ ہیڈ انسٹی ٹیوٹ فار بائیولوجیکل ریسرچ کے ماہر حیاتیات رڈولف جینش بھی کچھ اس طرح سوچتے ہیں جو ماضی میں چوہے کلون کر چکے ہیں اس مرحلے پر انسانی کلوننگ کے بارے میں سوچنا بھی غیر ذمہ دارانہ فعل ہوگا اگر انسانی کلون (پیدائش کے وقت) بظاہر صحت مند بھی ہو تو عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ وہ صحت مند نہیں رہے گا یہ جانے بغیر کہ کلوننگ میں مسائل کیوں

آرہے ہیں انسانی کلوننگ کرنا بالکل اسی طرح ہے جیسے انسانوں کو گنی پگ (تجربے میں استعمال ہونے والا جانور) بنادیا جائے کسی کو ایسا نہیں کرنا چاہئے جانوروں کی کلوننگ میں اسقاط حمل کی شرح بہت زیادہ رہی ہے جب کہ زندہ حالت میں (کلون جانور کی) پیدائش کے باوجود بھی نقائص کی بہت بلند شرح دیکھنے میں آئی ہے۔ایڈوانسڈ سیل ٹیکنالوجی کی جانب سے انسانی کلوننگ کی انتہائی اہم اور امید افزاء کوشش میں عملاً بدترین کامیابی سے دوچار ہوچکی ہے لہٰذا میرے نزدیک یہ قطعاً غیر ذمہ درانہ اور گھناونا فعل ہے جس میں اب تک سات ممالیہ انواع کی کلوننگ سے حاصل شدہ شہادتوں کو یکسر بالائے طاق رکھ دیا گیا ہے۔

(۵) یونیورسٹی آف میسوری سے وابستہ ماہر حیاتیات ڈاکٹر رینڈل پریڈ کا ردعمل بھی مذکورہ بالارائے کی بازگشت ہے جانوروں میں کلوننگ کی اسے ۵ فیصد کوشش ہی کامیاب ہوتی ہے یعنی ہر ۱۰۰ بیضوں میں سے (زیادہ سے زیادہ) صرف پانچ کلون ہی پیدا ہوسکتے ہیں کیا یہ (کلوننگ) انسانوں میں ممکن ہے؟ شاید۔کیا ہم پالتو جانوروں کی کلوننگ میں مسائل دیکھ چکے ہیں؟ ہاں کیا ہم ان مسائل کی وجوہ سے واقفیت رکھتے ہیں؟ نہیں، لہٰذا ہمیں یہ نہیں کرنا چاہئے۔

(۶) ڈاکٹر تنجا ڈومنکو بھی کلوننگ کی ایک خاتون ماہر ہیں ماضی میں وہ اوریگون ریجنل پرائمیٹ ریسرچ سنٹر میں بندروں کی کلوننگ کی غرض سے ہونے والی طویل لیکن لاحاصل تحقیق میں شریک رہی ہے آج کل وہ ساؤتھ برج، میساچوسٹس میں نئی قائم ہونے والی ایک کمپنی "کیلتھیرا" سے بطور چیف سائنس آفیسر وابستہ ہیں جب کلونیڈ کا دعویٰ ان کے سامنے کیا تو انہوں نے کہا "مجھے انتہائی حیرت ہوگی اگر یہ صحیح ثابت ہوگیا میں نے ایک لمحے کے لئے بھی اس پر یقین نہیں کیا اور ریگون ریجنل پرائمیٹ ریسرچ سنٹر میں ہم نے بندر کلون کرنے کی تین سو کوششیں کیں مگر تمام ناکام ہوگئیں کوئی جنین کروموسوم سے خالی ہوتا کسی کی شکل خراب ہوتی اور کسی کے خلیوں میں ایک سے زیادہ مرکزے (نیوکلیائی) ہوتے۔ایک مرتبہ ایک خلیے میں تو ۹ مرکزے تک تھے میں ان واقعات کو دہشت ناک تصاویر گیلری کی طرح سمجھتی ہیں۔

(۷) ڈون وولف جو آج کل اوریگون ریجنل پرائمیٹ ریسرچ سنٹر سے وابستہ ہیں اسی بات کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے کہتے ہیں۔انسانوں میں اس (کلوننگ) کی کوشش کرنا بدترین حماقت ہے۔

(۸) ڈاکٹر جیکسن کوہن، سینٹ بارنباس میڈیکل کالج لِونگسٹن (نیوجرسی) میں معاونتی ترتیب **(Production Assisted Re)** کے سائنٹفیک ڈائریکٹر ہیں وہ کہتے ہیں "اگر مجھے ان مشکلات کا علم نہ ہوتا جو بندروں کی کلوننگ پر کام کرنے والے تحقیق کاروں کی راہ میں حائل ہیں تو شاید میں بھی یہی کہتا کہ انسانی کلوننگ آسان ہوگی کیونکہ بارروی **(Fertilization)** کے ماہرین نے ان طریقوں کو پختہ کرنے میں برسوں صرف کئے ہیں جن کے تحت انسانی بیضوں کو سنبھالا جاتا ہے اور بعدازاں تجربہ گاہ میں انسانی جنین کے مرحلے تک ان کی نشوونما کی جاتی ہے مگر بندروں پر کیا گیا کام دیکھ کر خاموش ہوجاتا ہوں۔امریکن ایسوسی ایشن فار دی ایڈوانسمنٹ آف سائنس **(AAAS)** آج کل امریکی کانگرس کے ارکان کو یہ سمجھانے میں مصروف ہے کہ طبی تحقیق کی غرض سے ہونے والی معالجاتی کلوننگ **(The Repeutic Cloning)** پر پابندی نہ لگائی جائے کیونکہ اس کی مدد سے خلیات ساق **(Stem Cells)** حاصل کئے جاتے

ہیں اور یہ کہ معالجاتی کلوننگ اور مکمل انسانی کلوننگ میں بہت بڑا فرق ہے مگر کلونیڈ کے اعلان سے ایسوسی ایشن کی یہ کوشش بھی خطرے میں پڑ گئی ہیں ایسوسی ایشن کے ایک رکن مائیکل فرینکل کے خیال میں کلونیڈ کا دعویٰ بھس میں چنگی ڈال، جمادور کھڑی، والے اردو محاورے کی عملی تعبیر ہے۔ کلون بچی کی یہ خبر کانگرنس کی جانب سے کلوننگ پر مکمل پابندی کا باعث بن سکتی ہے اس طرح کے امکانات واضح طور پر صرف تنازعے کو ہوا دینے کی ہی مترادف ہیں۔

(۹) ڈیوک یونیورسٹی میڈیکل سنٹر کے چیرمین ڈاکٹر بریگیڈ ہوگن گزشتہ سال نیشنل اکیڈمی آف سائنس (امریکہ) کی جانب سے تشکیل دی گئی ایک کمیٹی میں شامل رہ چکی ہے جس نے بوئسیلیر کا تفصیلی انٹرویو کیا تھا وہ کہتی ہے اس انٹرویو کے بعد میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ یہ گروپ (انسانی) کلوننگ کرنے کے قابل ہے پہلے کچھ (ٹھوس) ڈیٹا آجانے دیجئے۔

(۱۰) یونیورسٹی آف پنسلوانیا فار بایوانتھکس کے گلین مک گی کہتے ہیں کہ اگر یہ ممکن ہے کہ بوئسیلیر اور ان کے نامعلوم سائنسدانوں نامعلوم ماہرین زچگی اور دیگر نے کسی نامعلوم ملک میں، ایسی ہزار غلطیوں اور طبی مسائل کا سامنا کئے بغیر کہ جن کا مشاہدہ ہمیں ڈولی اور دوسرے کلون جانوروں میں ہو چکا ہے حوا کی پیدائش کامیابی سے کرلی ہو تو میرا خیال ہے کہ ہم ایک نئی دنیا میں داخل ہو رہے ہیں جہاں تقریباً ہر ایک کو کلون کیا جاسکے گا تاہم مجھے ذاتی طور پر اس میں بہت زیادہ شبہ ہے کہ انہوں نے ایسی کوئی کامیابی حاصل کرلی ہے۔

(۱۱) ایک اور امریکی ڈاکٹر راولنز شبے اور امید کی یکساں کیفیت میں مبتلا ہے مجھے بھی کلونیڈ کے دعوے پر شبہ ہے تاہم مجھے یقین ہے کہ آخر کار انسانی کلوننگ میں کامیابی حاصل ہو جائے گی یہ صرف وقت اور تکنیک کا معاملہ ہے مگر یہ جن بوتل سے باہر آچکا ہے۔

(۱۲) وائٹ ہاوس کے جانب سے کلونیڈ کے اعلان پر ردعمل:۔

کلونیڈ کے اس دعوے نے نہ صرف سائنسی حلقوں ہی کو متاثر نہیں کیا ہے بلکہ امریکہ میں صدر بش کی انتظامیہ اور اقوام متحدہ کے سیکرٹری کوفی عنان پر بھی اس حوالے سے خاصا دباؤ آچکا ہے اگرچہ تادم تحریر امریکی جارج بش نے بہ نفس نفیس کوئی بیان ذرائع ابلاغ کے نمائندگان کے سامنے آکر نہیں دیا ہے مگران کی جانب سے یہ فریضہ ان کے ترجمان اسکاٹ مک کلیلان ادا کر رہے ہیں تاہم یہ امر توجہ طلب ہے کہ وائٹ ہاوس کی جانب سے کلونیڈ کے اعلان پر ردعمل کے اظہار میں خاصی تاخیر سے کام لیا گیا حالانکہ یہ خبر ایک روز سے پہلے گرم تھی اور بوئسیلیر کی جانب سے دسمبر میں انسانی کلون پیدا کرنے کا دعویٰ کئے ہوئے بھی ایک مہینہ گزر چکا تھا۔ مک کلیلان نے جارج بش کی جانب سے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ یہ انتہائی پریشان کن خبر ہے دوسرے اکثر امریکیوں کی طرح جناب صدر بھی یہ یقین رکھتے ہیں کہ انسانی کلوننگ ایک پریشان کن معاملہ ہے حالیہ خبر کے تناظر میں وہ ہر طرح کی انسانی کلوننگ پر مکمل پابندی عائد کرنے کے لئے قانون سازی کی بھرپور حمایت کرتے ہیں۔ اب نئی کانگرنس پر یہ دباؤ بڑھ گیا ہے کہ وہ باہمی اتفاق رائے سے انسانی کلوننگ کی روک تھام کے لئے فوری عمل کریں۔ گزشتہ سال جنوری ۲۰۰۲ء میں امریکہ کی نیشنل اکیڈمی آف سائنس نے تجویز دی تھی کہ انسانی کلوننگ پر مکمل پابندی عائد کی جائے تاہم صرف چار ریاستوں یعنی کیلیفورنیا، مشی گن، بوسیانا اور ہوڈ آئی لینڈ نے اس تجویز کو قبول کرتے ہوئے اپنے

یہاں انسانی کلوننگ کو غیر قانونی قرار دیا ہے۔ علاوہ ازیں امریکی ایوان نمائندگان کی جانب سے پہلے ہی معالجاتی کلوننگ سمیت ہر طرح کی کلوننگ پر پابندی لگانے کے لئے ایک مسودہ قانون امریکی سینٹ میں بھیجا جا چکا ہے۔ مگر کلونیڈ کے اعلان سے پہلے تک اس مسودے کی منظوری میں ۶۰ ووٹوں کی کمی حائل تھی۔ کنساس کی ری پبلکن سینیٹر سام براون بیک جو کسی بھی طرح کی کلوننگ کے سخت خلاف ہیں۔ کلونیڈ کے اعلان سے وابستہ تنازعے پر خوش ہیں۔ مجھے امید ہے کہ اس سے بحث آگے بڑھے گی اور جلد ہی قانون سازی کے ذریعے اس (انسانی کلوننگ) کے خلاف قدم اٹھائیں گے۔ فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (FDA) کا کہنا ہے۔ کہ پبلک ہیلتھ سروس اینڈ فورڈ ڈرگ اینڈ کاسمیٹک ایکٹ کے تحت انسانی کلوننگ کا معاملہ بھی اس کے اختیار میں آتا ہے۔ اس کا عملی مظاہرہ وڈاکٹر رچرڈ سیڈ اور کلونیڈ کی امریکی تجربہ گاہ بند کروا کر پہلے ہی کر چکے ہیں۔ ادارے کا کہنا یہ بھی ہے۔ کہ وہ کلوننگ کے عمل کو بھی اس طرح باضابطہ بنائے گا جیسے کہ وہ دواوں کے معاملے میں کرتا ہے مطلب یہ ہے۔ کہ اسے سرکار کے حکم کا انتظار رہے یوں لگتا ہے۔ جیسے انسانی کلوننگ کے سلسلے میں بش انتظامیہ خاصا سخت رویہ رکھتی ہے تاہم معالجاتی کلوننگ اور تحقیق کے لئے کلوننگ کی حمایت کرنے والے ماہرین کو لیون کاس کے اس بیان سے اطمینان ہوا ہے۔ امریکہ کو ایسے لوگوں کے خلاف سخت ترین کروائی کرنے چاہئے۔ جو انسانی پیدائش میں (طبی) مدد دینے اور انسان کی تجارتی سطح پر تیاری کے درمیان حد فاصل کو عبور کرتے ہیں اس طرح کا کوئی بھی کام غیر اخلاقی ہے لہٰذا اسے غیر قانونی قرار دینا چاہئے قوی امکان ہے کہ یہ واقعہ یا غیر واقعہ خیمہ ہے۔ اب معاملہ صرف تشویش اور انسانوں کے لئے مختلف نقطہ ہائے نگاہ سے (انسانی کلوننگ کے ضمن میں) اٹھائے جانے والے سوالات تک محدود نہیں رہا ہے۔ بلکہ رائلیین فرقے کے دعوے نے ان مباحث میں ایک نہایت گہرے اور مستقل اعتراض کا اضافہ کر دیا ہے یاد رہے۔ کہ لیون کاس امریکہ کی صدارتی کونسل برائے حیاتی اخلاقیات کے چیئرمین ہیں۔

(۱۳) عیسائی مذہب کے پیشواؤں کا کلوننگ کے خلاف ردعمل:۔

عیسائیوں کے رومن کیتھولک فرقے سے وابستہ ممتاز رہنماوں نے بھی واشگاف الفاظ میں کلونیڈ کے اعلان پر شدید تنقید کی ہے اس وقت جب کہ کلونیڈ نے انسانی کلوننگ کا صرف ارادہ ہی ظاہر کیا تھا نیشنل کانفرنس آف کیتھولک بشپس کے رکن رچرڈ ڈورفنگر نے ان الفاظ میں انہیں متنبہ کیا سائنس دانوں کو تحقیق کے لئے انسانی جنین کلون کرنے کی اجازت دے دینا لیکن اس کا حمل نہ ٹھرانا کلون انسانوں کو پیدا ہونے سے باز رکھنے کی کوشش ہے ہمارا خیال ہے کہ یہ کچھ نہ کرنے سے بھی برا ہے۔ اسی طرح ویٹیکن کے ممتاز ترین مذہبی ماہر فادر گینو کونسیٹی نے اپنے ایک حالیہ انٹرویو میں (کلونیڈ کے اعلان سے پہلے) انسانی کلوننگ کے کسی بھی ممکنہ اقدام کی مذمت کی ویٹیکن (عیسائیوں کے عالمی روحانی مرکز) کے ترجمان جواکوئن ناداروالز نے ہفتہ ۲۸ دسمبر کے روز کلونیڈ کے اعلان پر ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا "یہ اعلان بذات خود بے رحمانہ ذہنیت کا اظہار ہے جو کسی بھی طرح کے انسانی یا اخلاقی احساس ذمہ داری سے عاری ہے۔ پوپ جان پال دوم نے کلونیڈ کی پریس کانفرنس پر اپنے ردعمل میں ایسے کسی بھی سائنسی تجربے پر تنقید کی ہے۔ جس کے ذریعے انسانی

عظمت کو خطرہ لاحق ہو اور خواہ وہ تجربہ معالجاتی کلوننگ کے ذریعے تحقیق کی غرض سے خلیات ساق حاصل کرنے کے لئے ہی کیوں نہ کیا گیا ہو۔

(۱۴) مذہبی، اخلاقی، سرکاری اور عالمی حلقوں کا ردعمل:۔

مسلم دنیا کے مذہبی رہنماؤں نے بھی انسانی کلوننگ کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ یہ نظام قدرت میں مداخلت ہے اور مستقبل میں انسانیت کے لئے ایک مستقل آزار کا باعث بنے گا۔ جامعۃ الازہر، قاہرہ کے علی ابوالحسن نے کہا، انسانیت اور انسانی عظمت کے تحفظ کے لئے سائنس کو (مذہبی) قوانین کا پابند کرنا لازمی ہے۔ سعودی عرب کے عالم دین آید بن احمد القرآنی نے انسانی کلوننگ اور پودوں یا جانوروں میں کلوننگ کے مابین فرق واضح کرتے ہوئے کہا کہ پودوں یا جانوروں کی کلوننگ انسانیت کی خدمت کرسکتی ہے۔ انسانی کلوننگ ناجائز ہے۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے عطاکردہ انسانی زندگی کو غیر متوازن کرنے کا باعث بنے گی۔ اور اس سے نامعلوم امراض پیدا ہونے کا شدید خطرہ ہے انہوں نے کہا مزید یہ کہ نسل بڑھانے کے لئے شادی کرنا اسلام میں ضروری ہے۔ لیکن کلوننگ اس شرعی اور قدرتی طریقے کے برخلاف ہے۔ کیونکہ اس میں صنف مخالف کی ضرورت نہیں ہوتی لہٰذا کلوننگ کی وجہ سے ہم جنس پرستوں میں افزائش نسل کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ گناہ، گناہ، گناہ ہے انہوں نے کہا۔ ادھر یروشلم اسرائیل میں یہودیوں کے سب سے بڑے ربی مائر لانے کہا ہے کہ اگرچہ یہودیت فعلیاتی ترقی اور طبی پیش رفت کی حمایت کرتی ہے تاکہ انسانی جان بچائی جاسکے یا بانجھ پن کے مسائل حل کئے جائیں۔ تاہم مصنوعی طور پر زندگی کی تخلیق یہودیت کے منافی ہے۔ ان کے دفتر سے جاری ہونے والے ایک بیان میں کہا گیا ہے ''جب طبی سائنس ان کاموں اور شعبہ جات میں بھی دخل اندازی شروع کردے جو اس کی ذمہ داری نہیں ہے مثلاً زندگی مختصر کردینا، کلوننگ یا غیر فطری طریقے پر زندگی کی تخلیق تو ہم پر لازم ہے کہ اسے حدود کا پابند کریں تاکہ اس بنیادی عقیدے کو کوئی نقصان نہ پہنچے کہ کائنات کا ایک خالق ہے جس کے ہاتھوں میں موت بھی اور زندگی بھی کلونیڈ کے اس اعلان پر ان حلقوں کو بھی شدید اعتراض ہے۔ جو مذہبی رجحان نہیں رکھتے لیکن اخلاقیات کو ہر معاملے میں اہمیت دیتے ہیں پیٹرک ڈکسن بھی ایسے ہی ایک صاحب ہے جو انسانی اخلاقیات کے ماہر ہیں وہ کہتے ہیں'' یہ قطعاً ناگزیر ہے مگر مجھے اصل تشویش اس بات پر ہے کہ اس ایک کامیابی کے لئے نہ جانے کتنے انسانی جنین ضائع کئے گئے ہوں گے اور ایسی ہی کتنی ہی کوششوں میں نہیں معلوم کتنے خراب شدہ حمل ساقط کروائے گئے ہوں گے تب کہیں جاکر یہ ایک زندہ بچی پیدا کیا جاسکی ہوگی انسانی کلوننگ کی اس عالمی دوڑ کا محرک پیشہ شہرت کی ہوس اور مسخ شدہ عقائد ہیں شکاگو میں قائم ایک اخلاقی تنظیم ''سینٹر فار بویوا تھکس اینڈ ہیومن ڈگنٹی'' نے جمعے کی صبح ہی کلونیڈ کے اعلان کی مذمت کردی۔ تنظیم کے سینئر رکن سی بین مچل کے مطابق ہمیں اس سے بحث نہیں کہ یہ دعویٰ صحیح ہے یا غلط البتہ حقیقت یہی ہے کہ اخلاقی اقدار سے عاری، بے مہار، سائنسدان بظاہر انسانی کلوننگ کا کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔ حالانکہ ممالیوں کی کلوننگ سے کئی طرح کے خطرات کا وجود ثابت ہوچکا ہے لہٰذا نہ صرف امریکہ بلکہ باقی تمام دنیا کو بھی جلد از جلد

اس خطرناک اور غیر اخلاقی عمل پر پابندی عائد کردینی چاہئے۔ سردست اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان کی جانب سے اس اعلان کے ردعمل میں کوئی بیان نہیں آیا ہے تاہم ان کے ترجمان فریڈ ایکھمارڈ نے کہا ”کسی سائنسی ثبوت کی عدم موجودگی میں ہم اپنے طور پر اسے حقیقت کی حیثیت سے تسلیم نہیں کرسکتے البتہ کوئی یہ توقع نہ رکھے کہ سیکرٹری جنرل اس سے (خوش ہوکر) پھول بھیجیں گے“ سفارتی زبان میں دیئے گئے اس گول مول بیان کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ اقوام متحدہ تشویش کی اس لہر سے محفوظ ہے جو مذکورہ اعلان سے پیدا ہوچکی ہے۔ موجودہ صورت حال یہ ہے کہ کئی ممالک میں انسانی کلوننگ پر جزوی یا مکمل طور پر پابندی ہے مثلاً جرمنی اور برطانیہ پہلے ہی انسانی کلوننگ پر پابندی لگا چکے ہیں سویڈن میں ایک مسودہ قانون تیاری کے مرحلے پر ہے جس کے تحت وہاں حکومت تولید کلوننگ پر پابندی لگانے مگر معالجاتی کلوننگ کی اجازت دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جمعے کے روز فرانسیسی صدر ژاک شیراک نے نہایت سخت الفاظ میں کلونیڈ کے اعلان کی مذمت کرتے ہوئے اسے انسانی عظمت کے خلاف قرار دیا ہے اور انسانوں کی افزائشی کلوننگ پر عالمی پابندی عائد کرنے کا مطالبہ کیا ہے کچھ عرصہ قبل امریکہ کی جانب سے اقوام متحدہ میں یہ تجویز پیش کی گئی تھی کہ یہ ایک عالمی معاہدے کے ذریعے دنیا بھر میں ہر طرح کی انسانی کلوننگ پر پابندی لگادی جائے اس کے جواب میں فرانس اور جرمنی نے مشترکہ طور پر یہ تجویز دی کہ انسانوں کی صرف زائشی کلوننگ پر پابندی لگائی جائے۔ البتہ جہاں تک تحقیق اور طبی تجربات کے لئے انسانی کلوننگ (معالجاتی کلوننگ) کے سوال کا تعلق ہے تو اسے آئندہ کسی اور موقع پر بحث کے لئے اٹھا رکھا جائے اس حوالے سے کچھ اجلاس بھی ہوئے مگر امریکہ کی کسی بھی قیمت پر اپنی تجویز میں ترامیم کے لئے تیار نہیں ہوا جب کہ فرانس اوجرمنی بھی اپنے موقف پر ڈٹ گئے نتیجہ یہ نکلا کہ چند اجلاسوں کے بعد انسانی کلوننگ پر عالمگیر پابندی کا یہ معاملہ شدید اختلاف رائے کی نذر ہوگیا اب بھی جب کہ ہم یہ سطور قلم بند کر رہے ہیں اس ضمن میں بات چیت کا سلسلہ معطل ہے تاہم یہ توقع کی جارہی ہے کہ کلونیڈ کا اعلان اس مناظرے کے فریقین کو ایک بار پھر مکالمہ بحال کرنے اور کوئی مشترکہ لائحہ عمل طے کرنے کے لئے آمادہ کرلے گا۔

(۱۵) کلوننگ کے خلاف سائنسی و تکنیکی دلائل:۔

حیاتیاتی ماہرین انسانی کلوننگ کے عمل کو درست خیال نہیں کرتے کیونکہ کسی بھی سائنسی تجربے کے لئے دیگر تجربات کے نتائج کو ہمیشہ مدنظر رکھا جاتا ہے۔ اور انسان کی اپنی ایک اہمیت ہے۔ ہر انسانی زندگی یگانہ ہے۔ اور ہر زندگی ایک معجزہ ہے جو کہ تجربہ گاہ کی پہنچ سے بہت دور کی بات ہے۔ اس لئے کوئی بھی طبی تحقیق پہلے حیوانات پر استعمال کی جاتی ہے اگر نتائج حوصلہ افزاء ہوئے تو پھر ان کے تجربات چند انسانوں پر کئے جاتے ہیں پھر کہیں جاکر وہ چیز تمام انسانوں کے لئے عام کی جاتی ہے کلوننگ میں اب تک جتنی بھی تحقیقات حیوانات پر ہوئی ہیں ان کے نتائج خوفزدہ کرنے والے ہیں اور ابھی تک حیوانات کی کلوننگ میں کامیابی شرح پانچ فیصد سے زیادہ نہیں ہے۔ چہ جائیکہ انسانی کلوننگ کی بات کی جائے۔

(۱۶) کلون جنین کی تیاری میں مشکلات:۔

کسی بھی ممالئے کی کلوننگ کا سب سے بڑا مسئلہ بیضوں کا حصول ہے اور پھر انسان میں یہ اور بھی مشکل ہے۔ایک عام خاتون بیک وقت ایک سے دو بیضے تیار کر سکتی ہے ٹیسٹ ٹیوٹ بے بی کے لئے بھی کئی بیضے درکار ہوتے ہیں۔اس لئے ہارمونل خوراک کی مدد سے بیک وقت زیادہ سے زیادہ بارہ بیضے تیار ہوتے ہیں جنہیں سرجری کے ذریعے حاصل کیا جاتا ہے۔اب تک انسانی کلوننگ کے حوالے سے ایڈوانس سیک ٹیکنالوجی کے تجربات کے مصدقہ نتائج سامنے آئے ہیں۔جن میں انہوں نے سات خواتین سے ۷۱ بیضے حاصل کئے تھے۔بیضوں کے حصول کے بعد سب سے بڑا اور اہم مسئلہ کامیاب کلون جنین تیار کرنے کا مرحلہ ہے۔ایڈوانس سیل ٹیکنالوجی نے صرف ۷۱ بیضوں میں سے آٹھ بیضوں میں کامیاب جنین کسی حد تک تیار کئے تھے۔ان آٹھ میں سے بھی صرف دو جنین چار خلیات کے مرحلے تک پہنچ پائے جب کہ صرف ایک جنین چھ خلیات کے مرحلے تک پہنچ پائے یہاں یہ بات قابل ذکر ہے۔کہ ۷۱ بیضوں میں سے آٹھ جنین بنانے میں جزوی کامیابی حاصل ہوئی۔وہ بھی تیسری کوشش میں جب کہ حقیقی کامیابی کے لئے جنین کا سو دو سو خلیات تک کے مرحلے پر پہنچنا ضروری ہوتا ہے۔بھیڑ (ڈولی) کے تجربے میں ۲۷۷ بیضوں میں سے صرف ۲۹ کامیاب جنین تیار ہو سکے اسی طرح گار۔(ایشیائی بھینسے) کی پیدائش میں ۹۶۲ بیضوں میں سے صرف ۴۲ میں جنین تیار ہو سکا۔

(۱۷) ممالیہ کی کلوننگ اور کامیابی کی شرح:

جانور	سال	منتقل کئے گئے کلون جنین	زندہ پیدا ہونے والے بچے	شرح کامیابی
بھیڑ	1997	29	1	3.4%
گائے	1998	496	#24.30	4.8_6%
گائے	1998	10	*4_8	40 _ 80%
بکری	1999	97	5	5.2%
بکری	2001	85	3	3.5%
بکری	2001	184	5	2.7%
چوہا	1998	2468	**31	1.3%
سؤر	2000	110	1	0.9%
سؤر	2000	335	5	1.5%
بلی	2002	87	1	1.1%
خرگوش	2002	371	6	1.6%

بچے پیدائش کے فوراً بعد مر گئے۔ * ۴ بچے پیدائش کے فوراً مر گئے۔ ** ۲۰ چوہے جوان حالت میں مر گئے۔

ممالیوں میں کلون جنین بنانے کی شرح انتہائی کم رہی ہے عموماً شرح ایک فیصد رہی ہے۔ جب کہ صرف چوہوں میں یہ شرح تین فیصد تک پہنچ سکی ہے۔

(۱۸) کلون کی شرح پیدائش:

کامیاب کلون جنین تیار کرنے کے بعد دوسرا سخت مرحلہ جنین کی رحم مادر میں منتقلی، حمل کا ٹھہرانا اور پھر پیدائش ہے انسان میں کلوننگ تو نہیں البتہ ٹیسٹ ٹیوب بچے کے حوالے سے بھی ۱۰ تا ۱۵ جنین تیار کئے جاتے ہیں جن میں سے کئی منتقلی کے دوران ضائع ہو جاتے ہیں اور ایک آدھ ہی کامیابی سے ہمکنار ہوتا ہے۔ ممالیوں میں کلوننگ کے تجربات خراب صورت حال کی نشاندہی کرتے ہیں جدول ''ممالیہ کی کلوننگ اور کامیابی کی شرح'' کے ذریعے حیوانات میں کلون جنین سے کلون بچوں کی پیدائش کی شرح واضح ہوتی ہے۔ جدول میں دی گئی کلون کی شرح پیدائش بہت کم ہے اکثر کلون دورانِ حمل ہی ساقط ہو جاتے ہیں پھر اگر پیدا بھی ہو جائیں تو پیدائش کے فوراً بعد مر جاتے ہیں۔ میساچوسٹس انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی کے رڈولف جینش کہتے ہیں کہ چوہوں کی کلون میں مدافعتی نظام کی خرابیاں عام ہیں گیورا جاپان میں ایک تجربے میں ۱۲ کلون نر چوہے تیار کئے گئے ان کا موازنہ ۶ عام طرح سے پیدا ہونے والے چوہوں اور ۷ ٹیسٹ ٹیوب چوہوں سے کیا گیا۔ کلون چوہے صحت مند تھے اور عام چوہوں کی طرح نمو پذیر ہو رہے تھے ۳۱۱ دن بعد پہلا کلون چوہا مر گیا اور ۸۰۰ دن سے قبل ہی (جو کہ ایک چوہے کی قدرتی مدت حیات ہے) مزید ۱۰ کلون چوہے مر چکے تھے جب کہ اس تمام عرصے میں تقابلی طور پر رکھے گئے ۱۳ غیر کلون چوہوں میں سے صرف ۳ مرے تھے۔

یوں تو اگر کلون زندہ پیدا بھی ہو جائے تو یہ دیکھا گیا ہے کہ ان کی اموات جلدی ہو جاتی ہے اس کی ایک وجہ کمزور مدافعتی نظام بھی ہے۔ گار بھی اپنی پیدائش کے دو دن بعد چل بسا تھا اسی طرح مارچ ۲۰۰۱ء میں کیلیفورنیا کے محققین نے ۳ کلون بچھڑے تیار کئے۔ پہلا بچھڑا پیدائش کے ۱۲ دن بعد اور دوسرا ۱۵ دن بعد مر گیا تیسرا بچھڑا جو کہ ہر طرح صحت مند دکھائی دے رہا تھا چند دن بعد ہی چل بسا۔ کلون پر تجربات کرنے والے محققین کہتے ہیں کہ یہ عام بات ہے کہ کلون جلد ہی مر جاتے ہیں۔ اس تناظر میں خود کلوننگ کے ماہرین اس بات پر متفق ہے کہ کم از کم فوری طور پر انسانی کلوننگ کا کام احمقانہ حرکت ہوگی۔

(۱۹) کلون کی صحت:

اب تک کے کلوننگ کے تجربات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ کلون اگر بظاہر صحت مند پیدا بھی ہو گئے تو آگے چل کر پیچیدہ اقسام کے امراض کا شکار رہتے ہیں۔ ان میں تنفس، دوران خون، مدافعتی نظام کی کمزوری، گردوں کا کام نہ کرنا، دماغ کی صحیح نشو ونما نہ ہونا یا دورانِ حمل وزن کی زیادتی کے باعث بڑے جسم کا ہونا عام بات ہے۔ ماہرین کے مطابق کلون میں مختلف اقسام کے پیچیدہ امراض کی م وجوہ میں جنین کا درست کام نہ کرنا شامل ہے اور کلوننگ میں دورانِ حمل اموات بھی جنین کے درست کام نہ کرنے کی وجہ سے ہوتی

ہیں چوہوں پر کلوننگ کے تجربات میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ جنین کی نمو سے متعلق جنین اپنا کام درست طور پر نہیں کر رہی تھیں۔مگر کلوننگ کے حامی زاودس کہتے ہیں کہ ہم ۲۳ سال سے ٹیسٹ ٹیوب پر کام کر رہے ہیں اور جنین میں ہونے والی کسی بھی بے قاعدگی کو پہلے سے دیکھ لیا جاتا ہے اس لئے ایسے جنین کو رحم مادر میں منتقل نہیں کیا جاتا جب کہ حیوانات کی کلوننگ میں اتنی احتیاط سے کام نہیں لیا جاتا اسی لئے اس قسم کے مسائل کا سامنا ہے۔حیوانات کے تجربات کی بنیاد پر انسانی کلوننگ کے بارے میں غلط اندازے لگائے جا رہے ہیں زاودس کے مطابق کلون حیوانات میں بڑے جثے اور بڑے جسمانی اعضاء کے باعث تنفس اور دورانِ خون کے مسائل آتے ہیں یہ مسائل (IGF2R) جنین کے باعث ہیں اور یہ جنین انسانوں اور بندروں میں نہیں ہوتی۔زاودس کے اس بات کے برخلاف بندر جو کہ جنین کی کلوننگ سے ۱۹۹۷ء میں پیدا ہوا اس میں بھی کئی فعلیاتی نقائص کی شرح مختلف رہی ہے مثلاً چوہیا میں ۱۲ فیصد، بکری میں ۳۸ فیصد، چوہوں میں ۳۰ فیصد۔جب کہ انسانوں میں عام شرح پیدائش پر بھی تین فیصد نقائص باقی رہتے ہیں۔

علاوہ ازیں اگر ٹیلومرز کے اثرات کو بھی مدنظر رکھا جائے تو ڈولی کی مثال سامنے ہے ڈولی دو سال کی عمر میں ہی جوڑوں کے عارضے کا شکار ہوگئی جب کہ یہ مرض ۵ سے ۷ سال کی بھیڑوں کو ہوتا ہے یوں کہئے کہ ڈولی پیدائش کے وقت ہی اپنے ٹیلومرز کے باعث ۵ سال کی تھی یوں پہلی کلون بچی کی تیاری کا جو دعویٰ کیا گیا بالفرض والمحال اگر وہ صحیح بھی ہے تو وہ اپنی پیدائش کے لمحے پر جنیاتی اعتبار سے تین سالہ ہوگئی یعنی وہ ۳ سالہ نومولود بچی ہوئی۔پھر یہ خدشہ اپنی جگہ قائم ہے کہ جسمانی خلیات میں ہونے والی کوئی بھی جنیاتی تبدیلی کوئی ایسا نقص ظاہر کر سکتی ہے جو کلون کو ہلاک کردے یا کسی لاعلاج مرض کا باعث بن جائے فی الحال یہ کوئی نہیں جانتا۔

(۲۰) ارتقائی صورت حال:۔

جب ہم یہ بات کرتے ہیں کہ کلوننگ کے عمل سے نباتات وحیوانات کے معیار اور مقدار میں اضافہ ہوگا تو افزائش نسل کے طریقے کار کو چھوڑ کر آپ کوالٹی کنٹرول تو حاصل کرلیں گے لیکن ارتقائی عمل رک جائے گا افزائش نسل کے طریقہ کار میں ہر نیا جاندار جنین کے مختلف ترتیب لئے ہوئے ہوتا ہے اس میں کچھ نئی مثبت یا منفی خصوصیات ہوتی ہیں۔اور اسی لئے حیات کا ارتقائی عمل جاری وساری ہے اسی طرح اگر کوئی جوڑا اپنے میں سے کسی ایک فرد کا کلون حاصل کرلے تو کیا وہ بچہ اس بچے کے مقابلے میں زیادہ ذہین ہوگا جو قدرت کے منتخب طریقہ کار کے مطابق ہے؟ یقیناً نہیں جنین کی نئی ترتیب دماغی صلاحیتوں میں بھی اضافہ کرتی ہے۔آئندہ صدی میں وہی جاندار کامیاب ہوگا جس کی ذہنی صلاحیتیں زیادہ ہوں گی مطلب یہ کہ کلوننگ سے ارتقائی سفر رک جائے گا۔

(۱) وبائی امراض پھیلنے کے امکانات:

اگر کلوننگ کے عمل کی اجازت مل جائے تو کلون میں کسی نئی بیماری سے لڑنے کی صلاحیت بہت کم ہوگی کیونکہ ارتقائی عمل رک چکا ہوگا اس لئے اب کوئی بھی وبا اسے ختم کر سکے گی۔اسی طرح ٹرانس جینک ٹیکنالوجی کی بدولت یعنی کسی ایک نوع کے جین دوسری

اور مختلف نوع میں داخل کرنے والی ٹیکنالوجی جس کے تحت آج کل گائے، بھیڑ اور بکری میں انسانی جنین داخل کر کے ٹرانس جینک (Transganic) جانوروں کے حصول پر کام ہو رہا ہے۔ دیگر جانداروں کے امراض انسانوں میں پھیلنے کے امکانات بہت بڑھ جائیں گے کیونکہ ٹرانس جینک تکنیک غیر انسانی پروٹین، وائرس، یا پرایوز (Prions) کو انسانی پروٹین سے آشنا کر دے گی اور اس طرح نئے نئے وائرس بھی حملہ آور ہوں گے جو اب تک صرف جانوروں اور دوسرے جانداروں کو نقصان پہنچا رہے تھے۔ ۱۹۹۸ء میں برڈ فلو کے معاملے میں بالکل یہی ہوا تھا۔

(ب) انسانی کلوننگ کے خلاف اخلاقی و مذہبی اعتراضات:

اخلاقی طور پر یہ کسی بھی طرح درست نہیں ہے کہ ایک انسانی جان بچانے کے لئے آپ کئی انسانی جانیں ہلاک کر دیں دنیا کا کوئی مذہب بھی اس بات کی اجازت نہیں دیتا ہے کلونیڈ کے جانب سے پہلے کلون کا دعویٰ اور مزید چار کلون پیدا ہونے کا بھی انکشاف کیا گیا ہے۔ کلون پر کئے گئے تجربات کی روشنی میں یہ بات سامنے آچکی ہے کہ ایک کلون کی تیاری میں سینکڑوں بیضے اور کئی جنین ضائع ہوتے ہیں اور جب انسانی کلون کا تجربہ بھی پہلی بار ہوا ہے تو یہ اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ یہ تعداد ایک کلون کی تیاری کی نسبت کئی گناہ بڑھ سکتی ہے اس سلسلے میں کلونیڈ نے کوئی اعداد و شمار فراہم نہیں کئے ہیں۔ مگر اس امر کا یقین کیا جاسکتا ہے کہ دعویٰ جھوٹا ہو یا سچا اگر کلون تیار کرنے کی کوشش کی گئی ہے تو سینکڑوں جنین لازماً ضائع ہوئے ہوں گے اور ایک انسانی جنین ایک انسان ہے یوں کلونیڈ کتنی ہی انسانی جانیں ہلاک کر چکے ہیں جس کا علم کسی کو نہیں ہے۔ پھر کلونیڈ کے عزائم سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ وہ انسانوں کے ایک اعلیٰ نسل تیار کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں یا کسی شخص کا کلون اس غرض سے بھی بنایا جاتا ہیں کہ وہ شخص اپنی تمام تر دماغی صلاحیتوں اور یادداشتوں کو اس میں منتقل کر لیں یوں ایک شخص اپنا کلون تیار کروا کر ایک نیا جسم حاصل کرلے گا جس طرح پرانے لباس سے نیا لباس تبدیل کیا جاتا ہے۔

(۲۱) اخلاقی گراوٹ:

اگر واقعی انسانوں میں کلوننگ کا عمل کامیاب ہو گیا ہے تو کلونیڈ کے مطابق آئندہ چند دنوں میں ہم جنس جوڑے کے یہاں بھی کلون پیدا ہو جائے گا۔ ایسا معاشرہ جہاں ہم جنس پرستی کوئی معیوب بات نہ ہو اور ان کے درمیان شادیاں جائز ہوں وہاں ہر طرح کے اخلاقی گراوٹ ہوسکتی ہے۔ مثلاً کوئی خاتون کسی مرد کا کلون پیدا کر کے اس سے شادی بھی کرسکتی ہے یا کوئی لوگ مشہور ماڈل گرلز کے خلیات کے حصول کے بعد ان کا کلون تیار کروانے کے بعد اس سے شادی کر سکتے ہیں یا کوئی ماڈل گرل خود اپنے خلیات کلوننگ کے لئے فروخت کرسکتی ہے یہ سب ممکنات اس صورت میں حقیقت ہوسکتی ہے جب کلونیڈ کے اس مضحکہ خیز دعوے کو درست مان لیا جائے کہ وہ جلد ہی سے کسی کلون میں نمو کے عمل کو تیز کر سکتے ہیں۔

(۲۲) خاندانی انتشار:

آپ گم میں مشتاق یوسفی لکھتے ہیں ''ہمارے ہاں مراد آباد اور کانپور میں رشتے ناطے ابلی ہوئی سویوں کی طرح الجھے پیچ در پیچ گھتے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس قسم کی صورت حال انسانی کلون کے ساتھ بھی پیدا ہو سکتی ہے کلونیڈ کے دعوے کے مطابق جو کلون بچی پیدا ہوئی ہے اس کی ماں کون ہے؟ یہ ایک سوال لاینحل ہے کلونیڈ اس بچی کی ماں اس خاتون کو قرار دیتی ہے جس کے مرکزے سے کلون بچی تیار کی گئی ہے جب کہ دیگر دو خواتین بھی اس بچی کی ماں ہو سکتی ہیں۔ الہامی مذاہب میں بچے کی ماں اسے قرار دیا جاتا ہے جو اسے جنم دے یوں وہ خاتون جنہوں نے اس کلون بچی کو جنم دیا وہ بچی کی ماں کہلائیں گی۔ خلوی اعتبار سے دیکھا جائے تو ہر بچے میں اس کی ماں کی مائیٹو کانڈریاں ہوتے ہیں۔ یوں وہ تیسری خاتون ماں کہلائیں گی جن کا بیضہ لیا گیا ہے جنیاتی اعتبار سے ایک اور نئی صورت حال سامنے آتی ہے بچے میں آدھے کروموسوم اس کی ماں کے اور آدھے اس کے باپ کے ہوتے ہیں یوں وہ خاتون جن کا مرکزہ لیا گیا ہے ان کے ماں باپ جنیاتی طور پر بچی کے ماں، باپ ہوئے۔ یوں وہ خاتون جنہیں کلونیڈ ماں قرار دے رہے ہیں بہن ہو جاتی ہے اگر وہ خاتون جن کا مرکزہ لیا گیا ہے انہیں بہن قرار نہیں دیتے تو پھر تین ماؤں کے ساتھ بچی کے تین باپ بھی ہوں گے۔ اس کے علاوہ کلون کے دیگر صورت حال بھی ہو سکتی ہیں۔ مثلاً ایک خاتون جو غیر شادی شدہ ہیں وہ اپنا کلون خود پیدا کریں تو کلون کا والدین کون ہوگا؟ جو اس خاتون کے والد ہیں یا اگر کوئی مرد اپنا کلون کسی خاتون سے پیدا کروائیں تو اس خاتون اور والد میں کیا رشتہ ہوگا؟ اگر وہ خاتون ماں کہلائیں گی تو کیا وہ مرد اس بچے کا باپ ہوگا؟ یا اس مرد کے والد اس کلون کے باپ ہوں گے؟ اگر کوئی شادی شدہ خاتون اپنا کلون خود پیدا کرتی ہے تب کلون کا باپ ان کے شوہر یا والد میں سے کون ہوگا؟ یا اگر وہ اپنے شوہر کا کلون خود پیدا کرتی ہے تو کلون کا باپ ان کا شوہر یا سسر میں سے کون ہوگا۔

(۲۳) مذہبی دلائل:

دنیا میں موجود تین الہامی مذاہب یعنی اسلام، عیسائیت اور یہودیت میں بھی کلوننگ کے حوالے سے مختلف نقطہ ہائے نظر رائج ہیں عیسائی مذہبی رہنماؤں نے انسانوں میں کلوننگ کے عمل کو قطعاً ناجائز قرار دیا ہوا ہے۔ کلونیڈ کے اعلان پر مذہبی ردعمل کے ذیل میں ہم دیکھ چکے ہیں۔ کہ پوپ جان پال نے صرف افزائش نسل ہی نہیں بلکہ معالجاتی مقاصد کے لئے بھی انسانی کلوننگ کی مکمل طور پر ممانعت کردی ہے اسلام جو کہ دین فطرت ہے اس میں بھی تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام نے انسانی کلوننگ کو حرام اور اس سے پیدا ہونے والے بچے کو ناجائز قرار دے دیا ہے۔ کیونکہ یہ افزائش نسل کے فطری طریقے کے خلاف ہی نہیں بلکہ مستقبل میں کسی ہولناک فتنے کے پیش خیمہ بھی بن سکتی ہے۔ البتہ ہماری ناقص معلومات کے مطابق اب تک معالجاتی کلوننگ کے حوالے سے مسلمان علمائے دین کی جانب سے کوئی فتویٰ موجود نہیں ہے۔ اس وقت پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری وہ واحد مسلم اسکالر ہیں جو انسانی کلوننگ کو جائز کہتے ہیں اور ان کے

نزدیک اس عمل میں کوئی قباحت نہیں۔(بحوالہ کتاب کلوننگ تعارف،امکانات،خدشات،شرعی نقطہ نگاہ،مرتب ڈاکٹر نور احمد شاہتاز، ناشر اسکالر اکیڈمی کراچی صفحہ نمبر ۱۶۵) اسی طرح اسرائیل سے یہودیوں کی اعلیٰ ترین مذہبی پیشوا کا ردعمل بھی اب تک آپ کی نظروں سے گزر چکا ہوگا۔ اس بیان سے کچھ بھی واضح نہیں ہوتا کہ آیا وہ کلوننگ کو جائز کہہ رہیں یا ناجائز۔ تاہم انسانی کلوننگ کے حوالے سے دیگر ذرائع کھنگالنے کے بعد ہم پر انکشاف ہوا کہ یہودی مذہب میں افزائش نسل کو جزو لازم کا درجہ دیا گیا ہے اگر کوئی یہودی (عورت یا مرد) شادی نہ کر رہا ہوں اور اس کے اس عمل کی وجہ سے یہودیوں کی افزائش نسل کی شرح متاثر ہو رہی ہو تو ان کے مذہبی رہنماؤں کو اختیار حاصل ہے کہ وہ اسے شادی کے لئے راضی کریں تاہم اگر وہ پھر بھی نہ مانے تو اس کی زبردستی شادی کروادینا اور اسے نسل بڑھانے پر مجبور کرنا یہودیوں کے لازمی مذہبی احکامات میں شامل ہے دراصل یہودیوں کے ہاں کسی بھی شادی شدہ (یہودی) جوڑے کے لئے کم از کم دو بچے (ایک لڑکا اور ایک لڑکی) پیدا کرنا لازمی ذمہ داری ہے۔

یہودیوں کے مذہبی دستاویزات میں تو یہاں تک لکھا ہے کہ اگر کسی یہودی خاتون کا شوہر جسمانی نقطہ نگاہ پر باپ بننے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو تو اس خاتون کو یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ کسی ''جنٹائل مرد'' (غیر یہودی یا بالخصوص عیسائی مرد) کی مدد سے نسل بڑھانے کا کام کریں اگر پھر بھی نسل میں اضافے کی کوئی دوسری صورت باقی نہ ہو اس کام کے لئے وہ خاتون انسانی کلوننگ کی مدد بھی حاصل کر سکتی ہے کلوننگ کے بارے میں یہودیوں کی مذہبی دستاویزات میں واضح طور پر یہ لکھا ہے کہ ایسی صورت میں وہ خاتون اس کلون بچے کی ماں ہوگی اور اس کا شوہر باپ ہوگا۔ یعنی اس وقت یہودی مذہب دنیا کا واحد وہ مذہب ہے جو اپنی نسل جاری رکھنے کے لئے کلوننگ کی اجازت دیتا ہے اور کلون بچے کی حیثیت کا بھی بالتفصیل تعین کرتا ہے کیونکہ یہودیت نسل در نسل چلنے والا مذہب ہے جس میں تبلیغ کرنے یا کسی غیر یہودی کو (اس کے یہودی مذہب قبول کر لینے کے بعد بھی) یہودی ماننے کا کوئی تصور نہیں پایا جاتا۔ ممکن ہے کہ یہودی مذہب میں کلوننگ کی حیثیت پر ہماری یہ گفتگو آپ کو غیر ضروری اور طویل محسوس ہو رہی ہو لیکن ہماری گزارش ہے کہ اس کا فیصلہ ہماری اس خصوصی رپورٹ میں شامل آخری مضمون رائلین فرقہ انسانی کلوننگ اور حالات کا تجربہ پڑھنے کے بعد کیجئے گا۔

(ا) رائلین فرقہ، انسانی کلوننگ اور حالات کا تجزیہ:

میں طالب شہرت ہوں مجھے ننگ سے کیا کام،

بدنام اگر ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا؟

کلونیڈ کی جانب سے کلون بچی کی پیدائش کا دعویٰ ہمیں بار بار اسی شعر کی یاد دلا رہا ہے تاہم اگر ماضی کے تناظر میں دیکھا جائے تو کلونیڈ ۱۹۹۷ء میں قائم ہوئی اس ادارے نے ۲۰۰۱ء میں دعویٰ کیا کہ وہ اسی سال پہلا انسانی کلون پیدا کر لے گی اس کے بعد خاموشی چھا گئی پھر یکایک ۲۶ نومبر ۲۰۰۲ء کو اس کمپنی نے ایک بار پھر اعلان دہرایا اور کہا کہ وہ ۲۰۰۲ء کے دسمبر میں کرسمس تک پہلا انسانی کلون پیدا کر لے گی پھر ۲۷ دسمبر ۲۰۰۲ء کے روز اس کمپنی کی سائنٹیفک ڈائریکٹر نے اعلان کیا کہ ایک دن پہلے انہوں نے بڑے اپریشن سے

پہلی انسانی کلون بچی پیدا کرلی ہے مگر دعوے کی تصدیق میں ان کے پاس پرجوش بیانات اور مزید دعووں کے سوا کوئی ثبوت نہیں تھا۔ اپنے قیام کے دن سے کلونیڈ مسلسل اپنے آپ کو ''انسانی کلوننگ کی پہلی کمپنی'' کی حیثیت سے متعارف کروارہی ہے مگر کیا یہ بات کچھ کم حیرت انگیز نہیں کہ تقریباً ساڑھے پانچ سال کی اس عرصے میں ان کے ماہرین نے کسی ایک سائنسی تحقیقی جریدے میں کوئی ایک تحقیقی مقالہ بھی نہیں شائع کروایا۔ بالکل اسی طرح انہوں نے اس عرصے میں ایک جانور کی کامیاب کلوننگ کا دعویٰ تک نہیں کیا پھر پریس کانفرنس میں بھی کلون بچی یا اس کی ماں کو پیش نہیں کیا گیا اور نہ ایسے سائنسی اعداد وشمار ہی فراہم کئے گئے جنہیں اس دعوے کی صداقت میں سند سمجھا جاسکے۔ ان تمام باتوں کو پیش نظر سنجیدہ سائنسی طبقہ کلونیڈ کے دعوے پر شک کرنے میں پوری طرح حق بجانب ہے۔ بوئیسلیئر نے اس پریس کانفرنس میں یہ بھی کہا کہ اے بی سی نیوز کے مطابق سائنس ایڈیٹر مائیکل گیلن نے ان کی درخواست پر اس دعوے کی غیر جانبدارانہ سائنسی تصدیق میں مدد کرنے کی حامی بھرلی ہے۔ گیلن کے لئے اس خاتون اور کلون بچوں سے حاصل شدہ نمونوں کا انتظام کیا جائے اور دو، دو الگ الگ سائنسی تجربہ گاہوں سے ان کی تصدیق کروائیں گے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ تصدیق کیسے کی جائے گی؟ جواب یہ ہے کہ اگر اس خاتون اور کلون بچی کی خلیات کے مرکزوں (Nuclei) میں موجود ڈی این اے یکساں لیکن مائٹوکونڈریا کے حاصل شدہ مرکزہ ایک اور خاتون کے (مرکزے سے خالی) بیضے میں منتقل کرکے یہ بچی کلون کی گئی ہے۔ البتہ سائنسی حلقوں کے نزدیک یہ دعویٰ اس حد تک حتمی طور پر درست قرار دیا جائے گا جب تک غیر جانبدار ماہرین کی کوئی ٹیم اس خاتون اور کلون بچی سے ازخود نمونے حاصل کرکے اس کی تصدیق نہیں کرلیتی۔ یہ تو ہوگئی کلونیڈ کے دعوے پر شک وشبہات کے پس منظر اور ان کے ممکنہ تصدیق کی بات اب ذرا ہم اس اہم معاملے کا کچھ اور پہلوؤں سے جائزہ لیں گے رائیلیئن فرقے کا کہنا ہے کہ ان کا مذہب سائنس ہے ان کے عقائد میں یہ بات بھی شامل ہے کہ زمین پر انسانی نسل کی تخلیق آج سے ۲۵،۰۰۰ سال پہلے خلائی مخلوق نے جنیاتی انجنیئرنگ سے کی تھی۔ علاوہ ازیں اس فرقے کے پیشوا دوردلہن کا کہنا ہے کہ اس وقت دنیا بھر میں ان کے پیروکاروں کی تعداد تقریباً ۵۵ ہزار رائلیئن فرقے کی نمائندہ کمپنی کلونیڈ کی جانب سے کامیاب انسانی کلوننگ کا دعویٰ صحیح ثابت ہو یا غلط اس سے قطع نظر آج یہ بات طے ہے کہ مہذب دنیا کے اکثر لوگ ان کے ظاہری عقائد اور اعراض ومقاصد وغیرہ سے بڑی حد تک واقف ہوچکے ہیں ساری دنیا میں بالعموم اور ترقی یافتہ ممالک میں بالخصوص جدید تعلیم یافتہ طبقے میں سائنس سے واقفیت کی بناء پر مذہب بیزاری کا رجحان بڑی تیزی سے پروان چڑھ رہا ہے۔ ترقی پذیر ممالک میں بھی سائنس سے سطحی واقفیت رکھنے والے ایسے افراد کی کمی نہیں ہے جو سائنسی دریافتوں اور خیرہ کن اختراعات کے سحر میں گرفتار ہوکر سائنس کو بطور مذہب اختیار کرنے کے بارے میں سنجیدگی سے غور کررہے ہیں۔ آج سے چھ سال قبل ہمیں بھی اس کا براہ راست تجربہ ہوچکا ہے جب ہم سائنس ڈائجسٹ سے بطور مدیر وابستہ تھے۔ ہمیں پاکستان کے کسی دور افتادہ مقام سے ایک نوجوان نے خط لکھ کر یہی کہا تھا کہ وہ سائنس کو بطور مذہب اختیار کرنا چاہتا ہے۔ اور یہ کہ اگر ہمارے علم میں ایسے لوگ ہوں گے جن کا مذہب سائنس ہو تو ہم سے ان کے پتے ارسال کریں تاکہ وہ ان سے رابطہ قائم کرکے ''ایمان'' لاسکے۔ انسانی کلوننگ کے اعلان

پہلی انسانی کلون بچی پیدا کرلی ہے مگر دعوے کی تصدیق میں ان کے پاس پرجوش بیانات اور مزید دعووں کے سوا کوئی ثبوت نہیں تھا۔ اپنے قیام کے دن سے کلونیڈ مسلسل اپنے آپ کو ''انسانی کلوننگ کی پہلی کمپنی'' کی حیثیت سے متعارف کروا رہی ہے مگر کیا یہ بات کچھ کم حیرت انگیز نہیں کہ تقریباً ساڑھے پانچ سال کی اس عرصے میں ان کے ماہرین نے کسی ایک سائنسی تحقیقی جریدے میں کوئی ایک تحقیقی مقالہ بھی نہیں شائع کروایا۔ بالکل اسی طرح انہوں نے اس عرصے میں ایک جانور کی کامیاب کلوننگ کا دعویٰ تک نہیں کیا پھر پریس کانفرنس میں بھی کلون بچی یا اس کی ماں کو پیش نہیں کیا گیا اور نہ ایسے سائنسی اعداد وشمار ہی فراہم کئے گئے جنہیں اس دعوے کی صداقت میں سند سمجھا جاسکے۔ ان تمام باتوں کو پیش نظر سنجیدہ سائنسی طبقہ کلونیڈ کے دعوے پر شک کرنے میں پوری طرح حق بجانب ہے۔ بوئیسلیئر نے اس پریس کانفرنس میں یہ بھی کہا کہ اے بی سی نیوز کے مطابق سائنس ایڈیٹر مائیکل گیلن نے ان کی درخواست پر اس دعوے کی غیر جانبدارانہ سائنسی تصدیق میں مدد کرنے کی ہامی بھرلی ہے۔ گیلن کے لئے اس خاتون اور کلون بچوں سے حاصل شدہ نمونوں کا انتظام کیا جائے اور دو، دو الگ الگ سائنسی تجربہ گاہوں سے ان کی تصدیق کروائیں گے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ تصدیق کیسے کی جائے گی؟ جواب یہ ہے کہ اگر اس خاتون اور کلون بچی کی خلیات کے مرکزوں (Nuclei) میں موجود ڈی این اے یکساں لیکن مائٹوکونڈریا کے حاصل شدہ مرکزہ ایک اور خاتون کے (مرکزے سے خالی) بیضے میں منتقل کرکے یہ بچی کلون کی گئی ہے۔ البتہ سائنسی حلقوں کے نزدیک یہ دعویٰ اس حد تک حتمی طور پر درست قرار دیا جائے گا جب تک غیر جانبدار ماہرین کی کوئی ٹیم اس خاتون اور کلون بچی سے ازخود نمونے حاصل کرکے اس کی تصدیق نہیں کرلیتی۔ یہ تو ہوگئی کلونیڈ کے دعوے پر شک وشبہات کے پس منظر اور ان کے ممکنہ تصدیق کی بات اب ذرا ہم اس اہم معاملے کا کچھ اور پہلوؤں سے جائزہ لیں گے رائیلین فرقے کا کہنا ہے کہ ان کا مذہب سائنس ہے ان کے عقائد میں یہ بات بھی شامل ہے کہ زمین پر انسانی نسل کی تخلیق آج سے ۲۵،۰۰۰ سال پہلے خلائی مخلوق نے جنیاتی انجنیئرنگ سے کی تھی۔ علاوہ ازیں اس فرقے کے پیشوا دوردلہن کا کہنا ہے کہ اس وقت دنیا بھر میں ان کے پیروکاروں کی تعداد تقریباً ۵۵ ہزار رائلین فرقے کی نمائندہ کمپنی کلونیڈ کی جانب سے کامیاب انسانی کلوننگ کا دعویٰ صحیح ثابت ہو یا غلط اس سے قطع نظر آج یہ بات طے ہے کہ مہذب دنیا کے اکثر لوگ ان کے ظاہری عقائد اور اعراض ومقاصد وغیرہ سے بڑی حد تک واقف ہوچکے ہیں ساری دنیا میں بالعموم اور ترقی یافتہ ممالک میں بالخصوص جدید تعلیم یافتہ طبقے میں سائنس سے واقفیت کی بناء پر مذہب بیزاری کا رجحان بڑی تیزی سے پروان چڑھ رہا ہے۔ ترقی پذیر ممالک میں بھی سائنس سے سطحی واقفیت رکھنے والے ایسے افراد کی کمی نہیں ہے جو سائنسی دریافتوں اور خیرہ کن اختراعات کے سحر میں گرفتار ہوکر سائنس کو بطور مذہب اختیار کرنے کے بارے میں سنجیدگی سے غور کررہے ہیں۔ آج سے چھ سال قبل ہمیں بھی اس کا براہ راست تجربہ ہوچکا ہے جب ہم سائنس ڈائجسٹ سے بطور مدیر وابستہ تھے۔ ہمیں پاکستان کے کسی دور افتادہ مقام سے ایک نوجوان نے خط لکھ کر یہی کہا تھا کہ وہ سائنس کو بطور مذہب اختیار کرنا چاہتا ہے۔ اور یہ کہ اگر ہمارے علم میں ایسے لوگ ہوں گے جن کا مذہب سائنس ہو تو ہم سے ان کے پتے ارسال کریں تاکہ وہ ان سے رابطہ قائم کرکے ''ایمان'' لاسکے۔ انسانی کلوننگ کے اعلان

واقعات اوران کے عزائم تک ایک ایک چیز انہیں سائنس فکشن فلموں یا دلچسپ معلوماتی کتابوں سے غیر ضروری حد تک متاثر ثابت کرتی ہے۔رائیلین فرقے کی امتیازی (مذہبی) علامت ستارہ داودی (ڈیوڈ اسٹار) ہے جو یہودیوں کا مذہبی نشان بھی ہے۔
اسرائیل کے جھنڈے پر بھی یہی ستارہ بنا ہوا ہے۔البتہ رائیلین فرقے کے ستارہ داودی میں بچوں بیچ برفانی گالے (Snow Flake) جیسی شکل بھی بنی ہوئی ہے جسے وہ زمان ومکان کی لافانیت کی علامت قرار دیتے ہیں زبانی دکھانی کی لافانیت بہ الفاظ دیگر لافانی کائنات کا یہ نظریہ قدیم یونان میں رائج تھا۔جس میں کہا جاتا تھا کہ کائنات ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی لہٰذا اس کا کوئی خالق نہیں ہے اس فلسفے کی بنیاد بناتے ہوئے قدیم یونان سے لے کر گزشتہ صدی تک اللہ تعالیٰ کے وجود سے انکار کیا جاتا رہا۔یہ بات یقیناً دلچسپی سے پڑھی جائے گی کہ یہودی مذہب میں انسانی کلوننگ کے حوالے سے کلون بچی میں خاندانی رشتوں ناتوں کا جو تعین کیا گیا ہے۔رائلیین فرقے میں بھی بالکل وہی تعین موجود ہے۔یہ لوگ بھی ہر طرح کے جوڑوں میں خواہ وہ بے اولاد ہوں یا ہم جنس کسی بھی طریقے سے افزائش نسل کے حامی ہیں۔یہودی دستاویزات کے مطالعے سے ہم پر بھی یہی انکشاف ہوا ہے۔اس تجزیئے اور دستیاب حقائق کے پیش نظر ہم یہ نتیجہ اخذ کرنے پر مجبور ہیں۔کہ کلونیڈ اور رائیلین فرقہ کچھ نادیدہ عزائم کی تکمیل کے لئے مادی وسائل (یعنی اندھے پیروکاروں کی صورت میں افرادی قوت اور اس کے توسط سے حاصل شدہ سرمایہ) جمع کرنے میں مصروف ہے وہ عزائم کیا ہیں؟ یہ تو آنے والا وقت ہی بتائے گا۔لیکن ضرورت اس امر کی ہے۔کہ ہم سائنس پرستی کے بھیس میں اس فتنے یا ایسے کسی بھی فتنے سے ہوشیار رہیں ورنہ ہماری ذراسی غفلت ہمیں ہی نہیں بلکہ ساری انسانیت کو بھی خطرے میں ڈال سکتی ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی حفظ وآمان میں رکھے۔آمین (بشکریہ ماہنامہ گلوبل سائنس اگست ۲۰۰۴ء)۔

(۲۴) کلوننگ کے امکانی فوائد اور مجوزین کے دلائل:

ڈولی کے پروجیکٹ پر کام کرنے والے سائنسدانوں اور جنیاتی انجنیئرنگ طب کے شعبے کے کارکنان کا کہنا ہے کہ ممکن ہے کہ کلوننگ کے کچھ فوائد بھی ہوں جو آج نہیں تو ہوسکتا ہے کہ آئندہ سامنے آجائیں۔من جملہ ان فوائد کے یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جانوروں کے کلوننگ کا فائدہ یہ ہے کہ ان کے دودھ سے انسانوں کے لئے دوائیں حاصل کیں جاسکتی ہے۔اور ان کے جسم سے ایسے اعضاء لے سکتے ہیں کہ ان کی پیوندکاری ضرورت مند انسانوں میں ممکن ہو ان کا کہنا ہے کہ حیرت انگیز حد تک سادہ ٹیکنالوجی انسانوں پر بھی استعمال کی جاسکتی ہے اور اس کلوننگ کا فائدہ یہ ہوگا کہ عورتیں کسی مرد کے تعلق کے بغیر اپنی ہم شکل بچیاں جنم دے سکتی ہیں۔

(۲) اس طرح مرنے والے کی ہو بہو نقل دنیا میں موجود رہ سکتی ہے۔

(۳) اس عمل سے دنیا میں اہم ترین افراد کی تعداد میں ضرورت کے مطابق اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

(۲۵) عدم جواز کے دلائل جواز پر دلیلوں کے جوابات:۔

انسانی کلوننگ کو مندرجہ بالا فوائد کے باوجود قرآن اور سنت کی روشنی میں جائز نہیں قرار دیا جا سکتا ہے کیونکہ اگر چند معمولی فوائد کو جواز کا دلیل بنایا جائے تو پھر دنیا میں کوئی چیز عدم جواز کے پلے میں نہیں آتی اس لئے کہ ہر چیز میں کچھ نہ کچھ فوائد مضمر ہوتے ہیں اگر چہ وہ کبھی بادی النظر سے ظاہر نہیں ہوتے بلکہ اس کے اس پہلو کو معلوم کرنے کے لئے عمیق نظر درکار ہوتی ہے۔ جہاں تک مجوزین کی پہلی بات کا تعلق ہے تو شریعت کے حوالے سے افزائش نسل کا یہ طریقہ قطعاً ممنوع اور ناجائز ہے کیونکہ افزائش نسل اور توالد اور تناسل کا فطری عمل شریعت میں نکاح ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:''**واللہ جعل لکم من انفسکم ازواجا وجعل لکم من ازواجکم بنین وحفدۃ ورزقکم من الطیبات الخ**'' ترجمہ: اور اللہ نے پیدا کئے تمہارے واسطے تمہارے کی قسم سے عورتیں اور دیئے تم کو تمہاری عورتوں سے بیٹے اور پوتے اور کھانے کو دیں تم کو ستھری چیزیں۔ اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی ہے:

''**ومن ایتہ ان خلق لکم من انفسکم ازواجاً لتسکنوا الیھا وجعل بینکم مودۃ ورحمۃ**''۔ ترجمہ: اور اس کی نشانیوں سے یہ ہے کہ بنائے تمہارے واسطے تمہاری قسم جوڑے کہ چین سے رہوان کے پاس اور رکھ تمہارے بیچ میں پیار اور مہربانی۔

تشریح: یعنی مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے افزائش نسل کا سلسلہ اس طرح شروع کیا کہ اول مٹی سے آدمؑ کو پیدا کیا اور پھر اس کے اندر سے جوڑا نکالا تا کہ اس سے انس اور چین پکڑے اور پیدائشی طور پر دونوں صنفوں یعنی مرد اور عورت کے درمیان خاص قسم کی محبت اور پیار اور رکھ دیا تا کہ مقصود ازدواج حاصل ہو۔ چنانچہ دونوں کے میل جول سے نسل انسانی دنیا میں پھیل گئی۔ ''**کما قال تعالیٰ یاایھاالناس اتقواربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃٍ وخلق منھا زوجھا وبث منھما رجالاً کثیراً ونساءً**'' اسی طرح نبی ؐ نے زیادہ بچے جننے والی عورت کے ساتھ نکاح کرنے کی ترغیب دی ہے جیسا کہ ارشاد گرامی ہے:''**تزوجوا الودو الولو دفانی اباھی بکم الامم**'' مندرجہ بالا آیت قرآنیہ اور حدیث نبوی ﷺ سے معلوم ہے کہ افزائش نسل کا فطری اور شرعی طریقہ نکاح ہے۔ کہ میاں بیوی دونوں کے ملاپ سے یہ عمل سرانجام پائے جب کہ کلوننگ طریقہ کار اسلامی فطری عمل توالد وتناسل سے خلاف ہے۔ کیونکہ اس میں دو جوڑوں کا ملاپ نہیں ہوتا بلکہ اس میں مستعمل شدہ جیسے ایک جوڑے سے لئے جاتے ہیں۔ جس کے وجہ سے پیدا شدہ بچہ کسی ایک اصل سے محروم ہوتا ہے۔ جس کا انجام یہ ہوگا کہ بچہ مادر پدر آزاد پیدا ہوگا۔

(۲) جہاں تک جواز کی دوسری دلیل کا تعلق ہے کہ اس عمل سے کسی بھی شخص کی ہو بہو نقل تیار کی جا سکتی ہے اگر یہ بات ابدیت کی بنیاد قرار دی جائے تو یہ خیال سراسر غلط ہے۔ کہ اس طرح انسان موت یا فنا سے بچ جائے گا کیونکہ یہ عمل ابدیت حاصل کرنے کا نسخہ نہیں ہے جو کلون پیدا ہوگا وہ دوسرا فرد ہوگا مرنے والا اپنے وقت پر مرجائے گا۔

(۳) عدم جواز کی تیسری دلیل یہ ہے کہ یہ ایک شیطانی عمل ہے جو''**تغیر لخلق اللہ**'' کے مترادف ہے کیونکہ یہ خدائی تخلیق کو بگاڑنا ہے اور خدا کی مخلوق میں تخریب کاری ہے جو شیطان کا وعدہ تھا اور اس حقیقت کا انکشاف خدائے عالم وخبیر نے روز اول ہی میں ابلیس کی

زبان سے اس طرح کرادیا تھا جب کہ اسے مردود اور ملعون قرار دے کر راندہ بارگاہ الٰہی کر دیا گیا تھا اور وعدہ یہ تھا'' ولا مرنھم فلیغیرن خلق الله '' ترجمہ: میں انہیں حکم دوں گا کہ وہ اللہ کی بنائی مخلوق کو بدل کر رہیں گے۔ پھر اس کے بعد مذکور ہے کہ شیطان ان سے وعدہ کرتا ہے اور جھوٹی امیدیں دلاتا ہے۔ اور شیطان محض جھوٹ موٹ کے وعدے کرتا ہے اس موقع پر قرآن مجید میں لفظ غرور استعمال کیا گیا ہے جن کی معنٰی عربی میں دھوکہ دینے اور جھوٹے وعدے کرنے کے ہیں اس اعتبار سے یہ فعل (تبدیلی خلقت) پوری انسانیت کو دھوکہ دینے اور جھوٹے وعدے کرنے کے برابر ہیں اور اس فعل کے سنگین نتائج برآمد ہو کر رہیں گے جس سے پوری نوع انسانی دوچار ہوگی۔

(۴) اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ''یھب لمن یشاء اناثا ویھب لمن یشاء الذکور اویزوجھم ذکرانا واناثا ویجعل من یشاء عقیما '' وضاحت: آسمان وزمین سب جگہ اسی کی سلطنت ہے اور اسی کا حکم چلتا ہے کسی کو سرے سے اولاد نہیں ملتی کسی کو ملتی ہے تو صرف بیٹیاں، کسی کو صرف بیٹے۔ کسی کو دونوں جوڑے یا الگ الگ دیتے ہیں تو آیت سے معلوم ہوا کہ بعض لوگ بے اولاد کر دیتے ہیں تو اگر کلوننگ کے ذریعہ بے اولاد، اولاد کی کوشش کرے تو اللہ تعالیٰ کے قول ' ویجعل من یشاء عقیما '' کے مصداق کون ہوگا۔ جب کہ اب ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ بے اولاد ہیں تو اللہ تعالیٰ کے قول کی حقانیت پختہ ہو جاتی ہے۔

(۲۵) انسانوں میں حیوانی اور بہیمتی صفات کا پیدا ہونا:

کلون ٹیکنالوجی کی ایک اور تازہ ترین تحقیق سامنے آئی ہے جس سے یہ پتہ چلا ہے کہ اگر ایک جانور یا پرندے کے دماغ سے خلیات لے کر انہیں کسی دوسرے نسل کے جانور یا پرندے کے دماغ میں پیوند کر دیا جائیں تو جانور کی جبلی رویے تبدیل کئے جا سکتے ہیں۔ گویا مرغی کی طرح بانگ بھی دے سکتا ہے ایک سائنسدان کے بقول اس طرح یہ بھی ممکن ہوگا کہ جانوروں کے دماغ سے ٹشوز لے کر انسانی جنین میں لگادیئے جائیں اور یوں جو بچہ پیدا ہوگا اس میں حیوانیت موجود ہوگی یعنی اس کی جبلت میں جانوروں جیسی حرکات وسکنات سرایت کر سکتی ہے۔ جب کہ یہ بھی قرآن کریم کی صریحی نصوص کی مخالفت اور بغاوت کے مترادف ہے۔ اور انسانی امتیازات، خصوصیات، اخلاقی اقدار وروایات سے سراسر انحراف ہے۔ کیونکہ انسان اشرف المخلوقات، اکرم الموجودات ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ''ولقد کرمنا بنی آدم وحملنٰھم فی البر والبحر ورزقناھم من الطیبٰت وفضلنٰھم علیٰ کثیر ممن خلقنا تفضیلاً '' آدمی کو جو حسن وصورت، نطق، تدبیر اور عقل وحواس عنایت فرمائی ہیں جن سے دنیاوی اخروی مضار اور منافع کو سمجھا اور اچھے اور برے میں فرق کرتا ہے۔ الغرض نوع انسانی کو حق تعالیٰ نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے اور اللہ تعالیٰ تمام تغیرات سے ماروا ہے۔ چنانچہ کسی بھی اعتبار سے اس کا تعین نہیں کیا جا سکتا ہے۔ چونکہ انسان میں عنصر ربانی موجود ہے۔ اس لئے ایک خاص درجے میں انسان کی خلقت میں بھی تغیر کا تعین نہیں کیا جا سکتا ہے۔ چونکہ کلوننگ کا عمل بھی ایک طرح شبیہ سازی ہے اور ایک طرح تعین ہے۔ اس لئے ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔

(۲۶) انسانی کلون اور ضیاع نسب:

چونکہ اسلامی نقطہ نظر سے نسب کی حفاظت حد درجہ ضروری اور اس کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔اس لئے ایسی کوئی صورت جس سے نسب میں معمولی سا شبہ پیدا ہو گوارا نہیں کی گئی نسب انسان کا بنیادی حق اور امتیازی خوبی ہے۔ جو اس کو دیگر حیوانات مثلاً گائے بھینس، بکری، گدھے اور دوسری چیزوں سے ممتاز کرتی ہے۔حیوانات میں کہیں اس کی اہمیت نہیں کہ یہ متعلقہ نوع کس کی نسل ہے۔ اور نہ ان کے اغراض و مقاصد نسب کے غیر محفوظ ہونے سے متاثر ہوتے ہیں۔یہی وجہ ہے۔کہ شریعت میں انسانی نسب کے تحفظ کو مدنظر رکھتے ہوئے اس میں ادنیٰ دجل و تلبیس کو برداشت نہیں کیا گیا اور اسی تحفظ کے لئے ''نکاح'' عائلی قوانین کا ایک با اعتماد نظام کا خاکہ پیش کیا جس میں رہتے ہوئے نکاح کے ذریعے نسب محفوظ رکھی گئی اور اس راستے میں جو بھی عائق و مانع ہو جائے اس کو سختی سے مسدود رکھا۔اس تحفظ کے پیش نظر زنا کو حرام کیا گیا اور اس کی حدود کو دستوری حیثیت دے دی کہ اس میں انسانی نسب کا مقدس رشتہ برقرار نہیں رہ سکتا الغرض اسلامی تعلیمات کی روشنی میں نسبی تعلق اور اس کی حفاظت نہ صرف دنیاوی احکام و مصالح کے اعتبار سے ضروری ہے۔ بلکہ آخرت میں بھی اس کے فی الجملہ اثرات مرتب ہوتے ہیں۔اس تعلق کے باقی رہنے کا احادیث صحیح سے پتہ چلتا ہے۔جیسا کہ رسول ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔''**تدعون یوم القیامة باسماء کم و اسماء آباءِ کم فاحسنوا اسماءِ کم**'' ترجمہ:۔قیامت کے دن تمہارے نام تمہارے باپ کے نام سے ملا کر پکارے جائیں گے لہٰذا تم اپنے اچھے نام رکھے کرو۔اس کے علاوہ شریعت میں بہت سے احکام ایسے ہیں کہ جو نسب سے تعلق ہے۔جن کا شمار مشکل ہی ہوتا ہے۔منجملہ ان میں سے وراثت، بیوہ کی اصول،اور فروع کی حرمت ،نطفہ کا وجود، سکنہ اور رہائش اور صلہ رحمی وغیرہ شامل ہے۔جو کہ یہ سارے تعلقات انسانی کلوننگ میں مفقود ہیں اور اسی مقدس رشتے کا تصور ہی باقی نہ رہ سکتا ہے۔اور ایک مادر پدر آزاد معاشرے کا نظریہ پیش کرتا ہے۔

(۲۷) انسانی کلوننگ فقہی قواعد کی رو سے:

(۱) درج شدہ تمام گزارشات سے یہ بات بخوبی واضح ہوئی کہ کلوننگ کے ممکنہ فوائد بہت کم ہیں اور ان کے واقعی اور یقینی مضمرات کے پھیلاؤ کا دائرہ بہت وسیع ہے اس لئے با قاعدہ فقہ اسلامی ''**لاضرو الاضرار فی الاسلام**'' ترجمہ:۔ضرور اٹھانا اور ضرر پہنچانا اسلام میں نہیں ہے۔کلوننگ کو ناجائز قرار دی جائے گی۔

(۲) اگر چہ اس عمل کی پابندی پر بعض امکانی مضمرات کا مظنہ ہے تاہم اس کے ضرر عام سے بچانے کے خاطر اس ضرر خاص کو شرعاً متحمل کیا جاسکتا ہے، جیسا کہ فقہی قاعدہ ہے۔''**یتحمل الضرر الخاص لدفع الضرر العام کجواز الرمی الیٰ کفار تترسوا بصبیان المسلمین و وجوب نقض حائط مملوکٍ مائلٍ الی طریق العامة علی مالکه دفعاً للضرر العام**'' ترجمہ:ضرر خاص کو عام سے بچانے کے خاطر برداشت کیا جاسکتا ہے جیسا کہ مسلمان بچوں کی آڑ لینے والے کفار پر تیر اندازی کرنا

اور واجب ہے مالک پر اس دیوار کا گرانا جو کہ عام راستے میں بندش کا باعث بنا ضرر عام سے بچانے کی خاطر۔

(۳) انسانی کلون ٹیکنالوجی کے بنانے والے کے نظر میں اس عمل کے منافع خواہ کچھ بھی ہوں لیکن شریعت کی نظر میں ان کے مفاسد اور مضار کی دفاع اولیٰ اور مقدم ہے اس کے کسب منافع سے کیونکہ جب کسی چیز میں منافع اور مفاسد کے دونوں پہلوؤں کا تعارض آجائے تو شرعاً مفاسد کی دفع مقدم ہوگی جب منافع پر ''كمافی الشرح المجلة، درالمفاسد اولیٰ من جلب المنافع ای رفعها وازالتها فاذا تعارضت مفسدة ومصلحة فدفع المفسدة مقدم فی الغالب لان اعتناء الشرع باالمنهيات اشدمن اعتناءه باالمأ موراتِ لما يترتب عليه من الضرر المنافی لحكمةالشارح ولذاقالﷺ واذأمرتكم بشئيٍ فاتوا منه ما استطعتم واذانهيتكم عن شئيٍ فاجتنبوه. وفی الحديث ترک ذرة مما نهیٰ الله عنه خير من عبادة الثقلين '' ترجمہ: یعنی مفاسد اور مضرات کا ازالہ جلب منافع سے بہتر اور افضل ہے اس لئے کہ جب فساد اور اصلاح کے درمیان تعارض آجائے تو دفع فساد مقدم ہوگا حصول صلاح سے کیونکہ شریعت میں ترک منکرات اور اجتناب منھیات کو زیادہ اعتبار اور اہتمام ہے۔ کسب مامورات اور مشروعات سے اس کی وجہ یہ ہے کہ منھی اور منکر کے ارتکاب سے جو ضرر مرتب ہوتا ہے وہ حکمت شارع کے منافی ہوتا ہے۔ کیونکہ شارع حکیم ہے '' والحكيم لايأمر بالقبيح '' اور حکیم ذات قبیح پر امر نہیں کرتی ہے اس لئے حدیث شریف میں ہے کہ رسولؐ نے فرمایا کہ میں جب تم کو کسی چیز پر امر کروں تو اسے کرو جتنا جتنا آپ کے بس میں ہو اور جب میں کسی چیز سے تم کو منع کروں تو اس سے پرہیز کرو اسی طرح حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی منھیات سے ایک ذرہ برابر چھوڑنا ثقلین کی عبادت سے بہتر ہے۔

(۴) امام شاطبی کا قاعدہ ہے۔ ''فالمصلحة اذاكانت هی الغالبة عندمناظرتهامع المفسدة فی حكم الاعتبارفهی المقصودة شرعاً ولتحصيلها وقع الطلب علی العباد... وكذالک المفسدة اذا كانت هی الغالبة بالنظر الی المصلحة فی حكم الاعتيادفرفعها هواالمقصود شرعاً ولاجله وقع النهی '' ترجمہ: کسی کام کے مضر اور مفید پہلوؤں کی موجودگی میں عادۃً (اکثر حالات میں) افادیت والا پہلو غالب رہا کرتا ہو تو شرعاً وہ کام مقصود ہو جاتا ہے۔ اور اس کو حاصل کرنے کا بندوں کو حکم دیا جاتا ہے اس کے بالمقابل اگر کسی کام میں مضر پہلوؤں، مفید پہلوؤں پر عادۃً اور اکثر غالب رہتا ہو تو اس کو مٹانا اور رفع کرنا ہی شرعاً مقصود ہوگا اور اس کام کرنے سے بندوں کو منع کر دیا جائے گا۔

کلون کے عدم جواز پر عملی، اخلاقی، طبی حوالے سے علماء کی اجماع:

چنانچہ مفتی مصر الدکتور نصر فرید واصل نے ان تینوں شعبوں کا اجماع نقل کیا ہے۔ قول'' ان الاجماع قائم من الناحية العلمية والطبية علی ان استنساخ البشر مرفوض وايضاً من الناحية الاخلاقية ومن الناحية الاجماعيه''

(۲۸) علمائے عرب کی تحقیق:

عربی مجلہ "الرابطہ" میں کلوننگ عرب دکاتیر کے آراء نظر سے گذری افادہ عامہ کے پیش نظر شامل اشاعت کرلیا گیا ہے۔

(۱) دکتور: عبداللہ مبروک النجار ارقام فرماتے ہیں کہ انسانی کلوننگ شیطانی منہج کے اتباع ہے اور یہ تغیر لخلق اللہ کے مترادف عمل ہے اور تغیر لخلق اللہ یہ منہج خداوندی نہیں بلکہ منہج شیطانی ہے شیطان کا وعدہ ہے۔" ولاضلنهم ولامنينهم ولامرنهم فليبتكن اذان الانعام ولامرنهم فليغيرن خلق الله "(النساء ۱۱۹) اور جس نے شیطانی منہج کی اتباع کی تو قرآنی نقطہ نظر سے وہ خسران مبین کا شکار بنے گا۔ ارشاد ربانی ہے۔" ومن يتخذ الشيطان ولياً من دون الله فقد خسر خسرانا مبينا "(سورۃ النساء ۱۱۹)

(۲) لا ضرر: رائے گرامی دکتور محمدرافت عثمان رئيس قسم الفقة المقارن بكلية الشرعيه والقانون بجامعة الازهر. یہ ہے کہ شریعت مطہرہ ایسے اعمال کی اجازت نہیں دیتے۔ مودی الی الضرر بالنفس ہو یا بالغیر۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔
" ولا تلقوا بايديكم الىٰ التهلكة (البقرة ۱۹۵) ومنع الضرر فى الشريعة يؤدى الىٰ القول بعدم اباحة استنساخ البشرى بين انثىٰ وانثى وذالك لان هذا الطريقة ستؤدى الىٰ ولادة بنت ليس لهااب فتنشأ الطفل الذى لا يعرف له والد وهذا ضرر نفسى لهاوالضرر ممنوع. انظر الرابطة "(العدد ۴۵۷/۳۷ صفر ۱۴۲۴ السنة ۴۱).

الضوابط الشرعية:

اذا كان الاستنساخ محرماً شرعاً وقانوناً وعقلاً وادباً وخلقاً من جميع العلماء والأطباء والعقلاء في كافة الاديان ومادام ان اول مولود من الاسنساخ قد ظهر لحيز الوجود وحصل الشر بظهوره فقدرأى بعض العلماء المسلمين مع رأيهم الشرعى بحرمته باهمية وجود ضوابط للتعامل مع هذا الموضوع. وقدلخص الدكتور صالح بن سعد اللحيدان الامين العام للبحث العلمى بوزارة العدل فى المملكة العربية هذه الضوابط مع التحفظات والا راء الشرعى فى تحريج الاستنساخ.

ى اربعة امور:.

اولاً ...... ان تجتمع الاتحادات العالمية الطبية الموثوقة وتنظر الىٰ هذا الامر نظرة طبية ادبية اخلاقية.

ثانياً ...... ان ينظر لهذا الموضوع من وجهة نظر انسانية خاصة وان الذين توفوا من العباقرة وغيرهم قد اخذت بعض انسجهتم لزراعتهافى سنجة اخرىٰ لآ خرين وهذا فيه نوع من الزنا عن طريق غير مباشر.

ثالثاً ...... لابدمن مراعاة لظروف حال الانسان الذى يؤخذ منه هذا المسيح ويوضع فى شخص آخر ويخضع لهيئة طبيه عاقلة امينة حكمية مجرية.

رابعاً......ان تكون الهيئات الطبية التى تجرى هٰذالعمليات تسيروفق قوانين معينة ومحدودة سداً للذرائع من اختلاط الأنساب والطبائع.

رأى مجمع الفقة الاسلامى:

وكان مجمع الفقة الاسلامى بمنظمة المؤتمرالاسلامى قداصدرفتوىٰ قبل خمس سنوات آقرفيهاجميع اعضائه بانه حرام مشيرافيهاامينه العام الدكتورحبيب بلخوجة ان هٰذا الايقوم عليه الا فاسد لان الانسان له كرامة ولايمكن ان تمتهن .وجاء هٰذاالقرارالذى اصدره المجمع الذى يعرف الاستنساخ بأنه توليدكائن حى اواكثرامابنقل خلية جسدية الىٰ بيضة منزوعة النواه واما بتشطيربيضة محضوبة فى مرحلة تسبق تمايزالاسبحة والأعضاء وقدافتىٰ المجتمع بتحريمة مايلى.

(۱) تحريم الاستنساخ بطريقتيه المذكورتين اوبأى طريقة اخرىٰ تودى الىٰ التكاثر البشرى اذاحصل تجاوزللحكم الشرعى المبين فى الفقرة السابقة فان اثارتلك الحالات تعرض لبيان احكامهاالشرعية تحريم كل الحالات التى يقحم فيها طرف ثالث علىٰ العلاقة الزوجية سواء كان رحماً ام بيضة ام حيواناام خلية. جسديةلاستنساخ اھ(مجلة الرابطة العدد ۴۵۷/۳۷صفر ۱۴۲۲ھ السنة ۴۱)

مصری علماء کا اجتماع بابت کلوننگ:

(۱) العلماء والفقهاء فى مصريؤكدون علىٰ ان استنساخ البشر مرفوض شرعاً وعقلاً وغيراخلاقى ولامبرر له.

(۲) هل يمكن ان يتحقق الخلود البشرى الاستنساخ ؟......البعض قال ممكن من الناحية النظرية ولكن من الناحية العلمية فان نسبة النجاح فيه منعدمة خصوصاً انه فى التجربة الاخيرة نعجة''دولى''كانت الحالات ۱/الىٰ ۲۷۷فى الحيوانات.

(۳) هل يمكن للاستنساخ ان يغير من العلاقة بين الابناء والزوجات والازواج؟الاجابة نعم ان النسخة سوف تكون مطابقة للام أوللاب وغريبة عن الطرف الثانى.

جامعة كويت میں علماء كااجتماع:.

فى ندوة بجامعة الكويت ضمت حغلة من العلماء بأن الاستنساخ البشرى مرفوض (المجتمع ۱۹/العدد ذولقعده ۱۴۱۷ھ،،۱۴۱/۱۹۹۷) ترجمہ:کلوننگ کے عمل سے کیا یہ ممکن ہوگا کہ بشر''انسان'' کے لئے خلود ثابت ہوجائے ۔بعض لوگوں نے کہا ہے۔ کہ فکرونظر کے زاویہ میں اگر یہ ممکن ہولیکن علمی جامعہ میں اس کے جواز نہیں اس لئے کہ اس عمل میں

کامیابی ایک معدوم اور موہوم امر ہے جیسا کہ کلوننگ کے عمل کے تجربات سے یہ بات واضح ہو چکی ہے۔ کہ ۲۷۷ تجربات میں ڈولی کے ۲۹۱ تجربات چھ دن تک مستمر رہے پھر یہ سب کے سب معطل ہو گئے اور ڈولی کے نسبت کے حوالے سے حیوانات (جانوروں) میں صرف ایک تجربہ کامیاب ہوا اور کیا یہ بھی ممکن ہے کہ کلوننگ کے عمل کے نتیجے میں باپ اور بیٹے شوہر اور بیوی کے درمیان علاقہ ختم ہو جائے جواب ہاں۔ اس لئے کہ یہ صورت جلد ہی اپنی ماں یا باپ کے مطابق نہ ہوگا اور عورت ہونے کی صورت میں باپ اور مرد ہونے کی صورت میں ماں سے محروم ہوگا۔

قال د: الظواهری فی اختتام حدیثه بأنه لویوجد تطبیقات ایجابیة النسة للاستنساخ البشری سواء علی مستوی الفرد او الجماعة بل کلها ستکون تطبیقات سبلیة تؤدی المجتمع الیٰ الهلاک والدماء وان کان الاستنساخ فی الکائنات الاخریٰ کالنبات والحیوان یمکن الاستفادة منه. د لمجیل النشمی: الاستنساخ البشری له محاذیر واضرار تصطدم بنصوص وقواعد الشرع. (حواله بالا المجتمع ۱ ص ۲۷)

خلاصة بحثة: الیٰ انه وبناء علیٰ ما وصلنا من معلومات فانه لایجوز لمسلم ولا لغیر مسلم ان یجری تجارب علی الانسان فان التمادی فی هذا المضمار یدخل الانسان فی دائرة الغرور واغواء الشیطان حتیٰ یهلکه ویدمر حیاته وحیاة غیره والله یذکر ویحذر الانسان من الکبر والغرور ویعیده لاصله المهین ویذکره به قال تعالیٰ ل اتیٰ علی الانسان حین من الدهر لم یکن شیئاً مذکورا. (حواله بالا النشمی)

خلص اراء علماء جامعة الکویت:

رأی دکتور، طلعت عطیة: الاستنساخ الجینی فی النبات مفید للبشریة لانه یزید الانتاج ویحافظه علیٰ اصول الوراثیه المرغوبة:

رأی: عبد المجید بهمن ویلموت. وصل بالتجربة الیٰ فسخ "دولی" بالمصادقة وحدث ذالک مع بویضة واحدة من ۲۷۷ بویضة.

رأی د: مختار الظواهری: الاستنساخ البشری قد ینتج نسخا متطابقة من الناحیة الوراثیة لکنها مختلفة من ناحیة الصفات والسلوک (المجتمع ۱۲۴۴ ۲۳ ذوالقعده پ ۱۷ ۱۹۹۷/۴۸/۵۴).

(۴) جامعہ قطر کے علماء وراثت اور شریعت نے کلوننگ کو ایک عبث فعل قرار دیا ہے۔

ی جامعة قطر...... علماء الوراثة وعلماء الشریعة الاستنساخ عبث بسنن الله.

د: عبد العزیز بیومی خطورة الاستنساخ علیٰ الانسان من النواحی الاخلاقیة والتکوینیة.

د: خالد عبدالله العلی مدرس الوراثة ووکیل کلیة العلوم بجماعة قطر. قائلاً من اخطار الاستنساخ القضاء

علیٰ دور الاسرة وهدم الأهداف الأساسية للعلاقة الزوجية.

د: علی محمد یوسف الحمدی استاذالفقة والاصول وعمید کلیة الشریعة بجماعة قطر.

قال: ان الاستنساخ عبث بسنن الله و کان الاولیٰ بالعلم ان یجند طاقاته لمایفیدبه البشریة کالمیاه والامراض الوراثیة ویبدواان شیطان العلم خرج من قفصه ولامرنهم فلیغیرن خلق الله.(المجتمع ص ۲۹ عدد ۱۲۴۴،۳۳ذوی القعده ۱۴۱۷،۱/۴/۱۹۹۷م)

فضیلة العلامة د: یوسف القرضاوی یقول: الاستنساخ قدیوٌدی بالبشریة وید مر الانسان نفسه.

بنفسه : ثلاثة اعتبارات تحکم القضیة التمایزوالزوجیة والأسرة اساس المجتمع اذاخفنا فی هذا الباب فلایسد فألاولیٰ أن نسده اول الامر(سداللذرائع)المجتمع ص ۳۱/۳۳/۱۲۴۴ ذی القعده ۱۴۱۷/۴/۹۹م)

ایک اشتباہ اوراس کا جواب :۔(کیاانسان میں صفت خالقیت پیداہوگیا ہے؟)

پیش نظر مقالے کا حرف آخر یہ ہے کہ انسان نے زندگی یعنی حیات کو پیدا کرنے پر کوئی مہارت حاصل نہیں کی ہے فطرت اورقدرت پر کوئی بالادستی حاصل نہیں کی ہے انسان نے موت کو بھی شکست نہیں دی ہے۔اور یہ اس ضمن میں کسی کامیابی کی توقع ہے اس سے قبل بھی انسان محیر المعقول ایجادات اور دریافتیں کرتا رہتا ہے۔لیکن اسے یہ غلط فہمی کبھی نہیں ہوتی کہ اس نے فطرت اورقدرت کے نظام پر بالادستی حاصل کرلی ہے یہی صورت حال اب بھی ہے نظام قدرت نہایت متوازن اورنازک ہے۔انسان نے جب بھی اس میں دخل درمعقولات کی ہے منہ کی کھائی ہے۔

لہٰذا جو بھی انسانی کوشش ہوگی حد سے متجاوز ہوگی اس کے نتائج خوداس کے خلاف نکلیں گے کیا آج کا انسان یہ حیرت انگیز مظاہرہ کرکے خودخالق بن گیا؟اورکیااس فعل سے خدا کی خدائی پر حرف آگیا ہے۔یہ بات بالکل مہمل اورلایعنی ہے اس سے خدا کی خدائی پر حرف آنا تو درکنار خداوند قدوس کی ذات برتر پر ہمارا عقیدہ اور بھی زیادہ مضبوط ہوگیا کیونکہ انسانی کارنامہ اگرچہ ایک عجوبہ ضرور دکھائی دیتا ہے مگروہ کسی بھی طرح خلاف فطرت نہیں ہے۔

کیونکہ سائنسدانوں نے جوکچھ بھی کیا ہے وہ محض اصول فطرت کا مطالعہ ومشاہدہ کرکے اپنی ضوابط کے تحت اس عمل کودہرایا ہے یعنی انہوں نے خدائی تخلیق کی نقل یعنی کاپی کی ہے ہاں!اگرانسان مردہ عناصریامٹی کولے کریہ کارنامہ سرانجام دیتا تو کوئی بات تھی ظاہر ہے کہ اس نے محض خداعزوجل کے پیداکردہ خلیہ کولے کریہ عمل کیا ہے جب انسان خلیے کا خالق نہیں ہے تو وہ اس کلوننگ کا خالق بھی نہیں ہے۔لہٰذا انسان کا خالق کے مرتبے تک کبھی بھی نہیں پہنچ سکتاانسان کوزیادہ سے زیادہ نقال کہا جاسکتا ہے۔

(۲۹) کلوننگ انسانی تخلیق کے تدبیر ہے تخلیق نہیں:

اسلامی فقہ اکیڈمی کا کلوننگ کے متعلق فیصلے: (المجمع الفقہ الاسلامی)

مسلمانوں کی نقطہ نظر سے اس مسئلے کے دو پہلو زیر بحث کرتے رہے ہیں۔ایک یہ کہ کیا اس عمل کا اللہ تعالیٰ کی صفت تخلیق کے بارے میں اسلامی عقیدۂ پر کوئی حرف آتا ہے؟

اور دوسرا یہ کہ کیا اس عمل کی اجازت دینی چاہئے؟ جہاں تک پہلے مسئلے کا تعلق ہے اجلاس کے تمام شرکاء کسی ادنیٰ شبہ کے بغیر اس بات پر متفق تھے کہ کلوننگ کے کامیاب ہونے سے اسلام کے کسی بھی عقیدے پر کوئی حرف نہیں آتا ہر چیز کا خالق اللہ تعالیٰ ہے اس دنیا کو عالم اسباب بنایا ہے۔اور انسان جس طرح زمین میں دانہ ڈال کر سبب کے درجے میں ایک تدبیر اختیار کرتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ اس تدبیر میں اثر پیدا فرما کر اس دانے سے پودا، پودے سے درخت اور درخت سے پھل پیدا کرتے ہیں۔اسی طرح کلوننگ بھی سبب کے درجے میں ایک تدبیر ہے جس میں اثر پیدا کرنا یا نہ کرنا صرف اور صرف اللہ کی مشیت پر موقوف ہے اور جس طرح زمین میں دانہ ڈالنے والے کو پودے کا خالق نہیں کہا جاسکتا اسی طرح کلوننگ کی تدبیر بھی کسی طرح تخلیق نہیں کہلاسکتی ہے اس تدبیر کے نتیجے میں جو بچہ پیدا ہوگا وہ یقیناً اللہ تعالیٰ ہی کی تخلیق سے ہوگا۔لہٰذا اس عمل کی کامیابی سے اللہ تعالیٰ کی صفت تخلیق پر کوئی حرف نہیں آتا۔

البتہ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ اس تدبیر کو اختیار کرنے کی اجازت دینی چاہئے یا نہیں؟ اس مسئلے پر اکیڈمی کی اکثریت بحث ومباحثہ کے بعد جس نتیجے پر پہنچے وہ یہ کہ نباتات اور انسان کے سوا دوسرے حیوانات میں کلوننگ جائز ہے لیکن انسانوں میں اس کے استعمال سے اتنے شدید اور لانیحل معاشرتی اور اخلاقی مفاسد پیدا ہوسکتے ہیں۔جن پر قابو پانا تقریباً ناممکن ہوگا لہٰذا انسانوں میں کلوننگ کا تجربہ کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ (بشکریہ ماہنامہ البلاغ ۲۳ ربیع الاول ۱۴۱۸ھ جولائی ۱۹۹۸ء شمارہ نمبر ۳)

(۳۰) خلاصہ البحث:

مندرجہ بالا تمام خدشات اور نقصانات سے عیسائی، یہودی علماء بھی متفق ہے۔اور سب مجموعی طور پر اسے ایک انسانی مسئلہ سمجھتے ہیں کہ مذہب سے قطع نظر انسانی کلوننگ بنیادی طور پر انسان کے مفاد میں نہیں اور یہی وجہ ہے کہ تا حال یورپی ممالک کی حکومتوں نے اس عمل کی پذیرائی نہیں کی ہے۔

اس نے انسانی کلوننگ پر پابندی عائد کی ہے اور حضرات کے پیش نظر یہ امید کی جاسکتی ہے کہ سائنسدانوں کو انسانی کلوننگ سے باز رہنے کا

جدید قمار بازی اور فقہ:

مروّجہ قرعہ اندازی اوراس کی فقہی تحقیق

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

سپریم کورٹ آف پاکستان کی شریعت اپیلٹ بنچ میں یہ مقدمہ زیر بحث آیا کہ مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۴۔اے اور دفعہ ۲۹۴۔بی کس حدتک اسلام کے مطابق یا مخالف ہیں۔ان دفعات کی رو سے سرکاری "لاٹری" کو جائز قرار دیا گیا ہے اس مسئلہ پر جسٹس مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم کا لکھا ہوا شرعی تحقیق پر تفصیلی فیصلہ پیش خدمت ہے......ادارہ

میں نے اس مقدمے میں برادر محترم جناب جسٹس شفیع الرحمن صاحب کے مجوزہ فیصلے کا مطالعہ کیا، میں اس میں بیان کردہ نتائج سے بڑی حدتک متفق ہوں، البتہ چونکہ فاضل فیڈرل شریعت کورٹ کا فیصلہ بعض ترمیمات کا محتاج ہے۔اس لیے زیر بحث مسئلے سے متعلق چند بنیادی امور کی وضاحت ضروری سمجھتا ہوں۔

۱۔ اس مقدمے میں بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۴۔اے اور دفعہ ۲۹۴۔بی کس حدتک قرآن وسنت کے احکام کے مطابق یا منافی ہیں؟ دفعہ ۲۹۴۔اے میں لاٹری جاری کرنے کے لیے کوئی دفتر کھولنے کو جرم قرار دے کر اس کے مرتکب کو چھ ماہ قید یا جرمانے یا دونوں سزاؤں کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔لیکن اس کے ساتھ ہی مذکورہ دفعہ میں سرکار کی طرف سے جاری کردہ لاٹری کو جرم ہونے سے مستثنیٰ کر دیا گیا ہے، اور جس لاٹری کی صوبائی حکومت نے اجازت دیدی ہو اس کو بھی جرم قرار نہیں دیا گیا۔دوسری طرف دفعہ ۲۹۴۔بی کا خلاصہ یہ ہے کہ کسی تجارت یا کاروبار کے فروغ، یا کسی خاص چیز کی خریداری کو فروغ دینے کے لیے انعامی ٹکٹ یا کوپن وغیرہ جاری کرنا، اور ان کی بنیاد پر انعامات تقسیم کرنا جرم ہے، اور اسکی سزا بھی چھ ماہ قید اور جرمانے کی شکل میں ہوسکتی ہے۔

۲۔ فاضل فیڈرل شریعت کورٹ نے مسئول شیخ مشتاق علی ایڈوکیٹ کی درخواست پر دفعہ ۲۹۴۔اے کا، اور خود اپنی تحریک (Suo Mot) دفعہ ۲۹۴۔بی کا جائزہ لیا، اور یہ قرار دیا کہ ان دونوں دفعات میں قرآن وسنت کے احکام کو مدنظر نہیں رکھا گیا، اور اس طرح بعض حرام چیزوں کی اجازت دیدی گئی ہے، اور بعض جائز چیزوں کو جرم قرار دیدیا گیا ہے۔فاضل فیڈرل شریعت کورٹ کا کہنا ہے کہ جو لاٹریاں قمار کی تعریف میں داخل ہیں، وہ صرف عوام کے لیے نہیں بلکہ حکومت اور حکومت کے اجازت یافتہ افراد کے لیے بھی ممنوع ہونی چاہئیں۔اور جو لاٹریاں جائز ہیں ان کو جرم قرار نہیں دینا چاہیے۔

۳۔ رہا یہ سوال کہ کونسی لاٹریاں قمار میں داخل ہونے کے سبب شرعاً حرام ہیں، اور کونسی لاٹریاں شرعاً جائز ہیں۔اس مسئلے کو فاضل فیڈرل شریعت کورٹ نے بہت سی مثالوں سے واضح کرنے کی کوشش کی ہے، لیکن "قمار" کی کوئی جامع ومانع تعریف نہیں بتائی۔جس